71

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(34)/2008/1153. Dated 7th June 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Sunday 8th June, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for ascertainment of the member of the Provincial Assembly as Chief Minister who commands the confidence of the majority of the members of the Provincial Assembly. The session shall be prorogued immediately thereafter."

Dated Lahore, **SALMAAN TASEER**
the 7th June, 2008 **GOVERNOR OF THE PUNJAB**

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 8۔جون 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 130 کی ضمن (2۔اے) کے تحت ایسے رکن کا بطور وزیراعلیٰ تیقن جسے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔

75

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف

2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔	راجہ طارق کیانی	:	پی پی۔3
2۔	مخدوم سید احمد محمود	:	پی پی۔292
3۔	مہر اشتیاق احمد	:	پی پی۔150
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر	:	ڈبلیو۔351

3۔ قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

چودھری محمد حنیف کھٹانہ

4۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

77

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

اتوار، 8۔جون2008

(یوم الاحد،3۔جمادی الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحَرِّمُواْ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ o وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ حَلَٰلٗا طَيِّبٗاۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤۡمِنُونَo

سورۃ المائدہ، آیات 87 تا 88

مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتاo اور جو حلال طیّب روزی خدا نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہوo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت

نعت رسول مقبول نعت خواں جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

میرے آقا آؤ کہ مدت ہوئی ہے
تیری راہ میں اکھیاں بچھاتے بچھاتے
تیری حسرتوں میں تیری چاہتوں میں
بہت دن ہوئے گھر سجاتے سجاتے
میرے آقا آؤ کہ مدت ہوئی ہے
تیری راہ میں اکھیاں بچھاتے بچھاتے
میرا ہے یہ ایمان یہ میرا یقیں ہے
میرے مصطفٰے سا نہ کوئی حسیں ہے
رخ ان کا دیکھا ہے جب سے قمر نے
نکلتا ہے منہ کو چھپاتے چھپاتے
میرے آقا آؤ کہ مدت ہوئی ہے
تیری راہ میں اکھیاں بچھاتے بچھاتے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

واک آؤٹ پر گئے ہوئے معزز اراکین اپوزیشن کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

سردار دوست محمد خان کھوسہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے آپ کے توسط سے اجازت چاہتا ہوں کہ (ق) لیگ کے ممبران نے باہر اپنا ایک علامتی بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ میں آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ اگر آپ ایک کمیٹی منتخب کر کے ان کی طرف بھجوا دیں تاکہ ہماری طرف سے ایک بہتر روایت قائم ہو اس لئے ان کو یہاں پر بلانے کی کوشش کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے اور آپ کی یہ تجویز بڑی اچھی ہے۔ میں اس سلسلے میں رانا مشہود احمد صاحب، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب، خواجہ محمد اسلام صاحب، راجہ ریاض احمد صاحب اور جناب تنویر اشرف کائرہ کو کہتا ہوں کہ انہیں منانے کے لئے باہر جائیں۔

(اس مرحلہ پر رانا مشہود احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، خواجہ محمد اسلام،
جناب محمد اشرف خان سوہنا اور جناب تنویر اشرف کائرہ
معزز ممبران اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب کیا آپ نہیں گئے؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنی جگہ جناب محمد اشرف خان سوہنا کو بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب، آپ ماشاء اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹرین ہیں۔ آج ذرا پوائنٹ آف آرڈر کا سہارا نہ لیا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہے کیونکہ ہم نے کارروائی کو آگے بڑھانا ہے۔ جی، راجہ صاحب، اب آپ اپنی بات کر لیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میرے صحافی بھائی یہاں پر موجود ہیں۔ آپ نے ایک کمیٹی باہر بھیجی ہے اور آپ نے بڑی شفقت کی ہے لیکن میں یہاں پر ریکارڈ کی درستی کے لئے کہ اس (ق) لیگ کے دور میں جب ہم اپوزیشن میں تھے، یہ تو آج ٹینٹ لگا کر کرسیوں پر بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں اور ہماری خواتین تک کو ویگنوں میں سپاہی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے اور تھانوں میں لے جا کر بند کر دیتے تھے۔

آوازیں: شیم، شیم۔

راجہ ریاض احمد: آج ان کے پاس کوئی اکثریت نہیں ہے۔ انھوں نے جن لوگوں کے دستخط کر کے دیئے تھے، ان لوگوں نے بھی آکر کہہ دیا ہے کہ یہ دستخط ہم سے زبردستی کرائے گئے ہیں۔ آج یہ جو اپوزیشن لیڈر بننے کا خواب دیکھ رہے ہیں، اپوزیشن لیڈر وہ بنے گا جس کے پاس اکثریت ہو گی۔ ان کے پاس کوئی اکثریت نہیں ہے۔ ہم پانچ سال کہتے رہے ہیں کہ یہ (ق) لیگ، لوٹا لیگ ہے۔ یہ مفاد پرستوں کا گروہ ہے۔ ان کا کوئی منشور نہیں ہے اور آج ثابت ہو گیا ہے کہ جس کسی نے کبھی کسی آمر کا ساتھ دیا ہے اس کا انجام باہر سڑک پر بیٹھے لوگ ہیں۔ یہ اس سے عبرت حاصل کریں۔ یہ ایک آمر کی

جھولی میں بیٹھے بڑے دعوے سے کہتے تھے کہ ہم اسے دس دس دفعہ وردی میں منتخب کرائیں گے۔ یہ آج مجھے دس دفعہ منتخب کرا کے دکھائیں۔ آج کوئی ان کی بات سننے والا نہیں ہے اور ان کا پرویز مشرف جس کی جھولی میں بیٹھ کر یہ بڑی باتیں کرتے تھے۔ آج وہ پرویز مشرف ایک دفعہ پھر اسمبلیوں کو ڈرانے اور دھمکانے کی باتیں کرتا ہے۔ میں آج اس ایوان سے پرویز مشرف کو یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ ربڑ سٹیمپ اسمبلیاں نہیں ہیں۔ یہ پاکستان کے عوام کی بنائی ہوئی اسمبلیاں ہیں اور ان کو پاکستان کے عوام کی حمایت حاصل ہے۔ تم نے جو ربڑ سٹیمپ اسمبلی بنائی تھی وہ تو تم سے خوفزدہ ہو سکتی ہے، تم سے ڈر سکتی ہے لیکن اللہ کے فضل سے یہ اسمبلیاں تم سے ڈریں گی اور نہ خوفزدہ ہوں گی بلکہ تمھیں باہر نکال کر سانس لیں گی۔ بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب، ایک طرف تو آپ ان کو منانے کے لئے وفد بھیج رہے ہیں اور دوسری طرف یہ نمک چھڑکنے والی بات ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی میں جو سلوک ہمارے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ میں نے صرف ریکارڈ کی درستی کے لئے کہا ہے اور وہ ہمارا بڑا پن دیکھیں کہ ہم نے ایک کمیٹی ان کو منانے کے لئے باہر بھیجی ہے۔ آج تک تاریخ میں یہ نہیں ہوا کہ رکن اسمبلی پر اسمبلی میں داخلے پر پابندی ہو۔ ہمارے 27 اراکین اسمبلی جن میں رانا مشہود احمد خان پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن تھے، اسی طرح پیپلز پارٹی کے اراکین تھے۔ ہم اراکین پر یہ پابندی لگی کہ آپ اسمبلی کے احاطے میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب ہم نے اسمبلی میں آنے کی کوشش کی تو ہمیں اور ہماری خواتین اراکین کو اٹھا کر ویگنوں میں ڈالا گیا۔ ہماری خواتین اراکین کو مرد پولیس والوں نے ویگنوں میں پھینکا اور جا کر تھانوں میں بند کرتے رہے۔ میں اس بات کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کو فراخدلی کا ثبوت دینا چاہئے۔ آپ ماشاءاللہ بڑے سمجھدار ہیں۔ آپ کے دل بڑے ہونے چاہئیں۔ ایسی باتیں بھول جانی چاہئیں۔ میرے خیال میں اب ماضی کو بھلانا چاہئے اور مستقبل کو روشن دیکھنے کے لئے آپ کو آگے بڑھنا چاہئے۔ شکریہ

جناب طاہر خلیل سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بات کر لیجئے گا۔ میں آپ کی بات کو ابھی سنتا ہوں لیکن آج کے دن ہم نے پوائنٹ آف آرڈر کو زیادہ اہمیت نہیں دینی کیونکہ ہم نے کارروائی کو آگے بڑھانا ہے۔

جناب طاہر خلیل سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے کہتا ہوں کہ کل جس غاصب نے 12۔اکتوبر 1999 کو بھی آئین توڑا تھا۔اس نے کل۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا تقریر کر رہے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کی اجازت نہیں ہے۔

جناب طاہر خلیل سندھو: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس نے کل عدلیہ، ججز، جوڈیشری کے متعلق اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اسمبلیوں میں قیادت کا فقدان ہے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ اس کی پرزور مذمت اور مرمت کی جائے جو صدر بنا پھرتا ہے تاکہ جس طرح اس نے filthy language استعمال کی ہے میں اس پر قرارداد مذمت پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب وقت آئے گا تو آپ قرارداد دیں پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کو منانے والی کمیٹی کے
اراکین ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے حکم پر جب کمیٹی باہر گئی ہے تو باہر جو کیمپ لگایا گیا ہے وہاں پر کوئی موجود نہیں تھا۔ وہ لوگ کیمپ چھوڑ کر جا چکے تھے۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب ہم کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ آپ تشریف رکھیں اور کارروائی چلنے دیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ پہلے اس لئے وقت مل گیا تھا کہ کمیٹی باہر گئی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے ہمیں تھوڑا سا انتظار کرنا پڑا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اب پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ اب سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں گے۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے درج ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	راجہ طارق کیانی	ایم۔پی۔اے	پی پی۔3
2۔	مخدوم سید احمد محمود	ایم۔پی۔اے	پی پی۔292
3۔	مہر اشتیاق احمد	ایم۔پی۔اے	پی پی۔150
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر	ایم۔پی۔اے	ڈبلیو۔351

شکریہ

وزیر اعلیٰ کے تیقن کی کارروائی کا آغاز

جناب سپیکر: معزز اراکین! آئین کے آرٹیکل 130 کی ضمن 2 الف کے تحت وزیر اعلیٰ کے تیقن کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997ء کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کاغذات نامزدگی تیقن کے لئے مقررہ دن سے ایک دن پہلے یعنی کل رات 9 بجے سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جانے تھے۔ مقررہ وقت تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جانے والے کاغذات نامزدگی کی تفصیل اس طرح ہے:۔

وزیر اعلیٰ کے تیقن کے لئے 30 کاغذات نامزدگی موصول ہوئے۔ یہ کاغذات نامزدگی کل دوپہر دو بجے موصول ہوئے، ان تمام کاغذات نامزدگی کے ذریعے میاں محمد شہباز شریف رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔48 کو امیدوار برائے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا ہے ان کے تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ راجہ ریاض احمد پی پی۔65 تجویز کنندہ ہیں اور چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا پی پی۔253 تائید کنندہ ہیں۔

2۔ ملک ندیم کامران پی پی۔221 تجویز کنندہ ہیں اور الحاج محمد الیاس چنیوٹی پی پی۔73 تائید کنندہ ہیں۔

3۔ جناب تنویر اشرف کائرہ پی پی۔112 تجویز کنندہ ہیں اور ملک بلال احمد کھر پی پی۔252 تائید کنندہ ہیں۔

4۔ چودھری عبدالغفور پی پی۔161 تجویز کنندہ ہیں اور مہر اشتیاق احمد پی پی۔150 تائید کنندہ ہیں۔

5۔ جناب فاروق یوسف گھرکی پی پی۔159 تجویز کنندہ ہیں اور جناب تنویر الاسلام پی پی۔126 تائید کنندہ ہیں۔

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ پی پی۔272 تجویز کنندہ ہیں اور خواجہ عمران نذیر پی پی۔139 تائید کنندہ ہیں۔

7۔ محترمہ نیلم جبار چودھری پی پی۔86 تجویز کنندہ ہیں اور محترمہ شبینہ ریاض ڈبلیو۔344 تائید کنندہ ہیں۔

8۔ جناب احمد علی اولکھ پی پی۔262 تجویز کنندہ ہیں اور جناب محمد فیاض پی پی۔25 تائید کنندہ ہیں۔

9۔ جناب سعید اکبر خان پی پی۔49 تجویز کنندہ ہیں اور ملک عادل حسین اترا پی پی۔50 تائید کنندہ ہیں۔

10۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو۔342 تجویز کنندہ ہیں اور ڈاکٹر مسرت حسن ڈبلیو۔345 تائید کنندہ ہیں۔

11۔ ڈاکٹر اسد اشرف پی پی۔138 تجویز کنندہ ہیں اور حاجی احسان الدین قریشی پی پی۔197 تائید کنندہ ہیں۔

12۔ رائے صفدر عباس بھٹی پی پی۔263 تجویز کنندہ ہیں اور رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان پی پی۔36 تائید کنندہ ہیں۔

13- رانا محمد افضل خان پی پی-66 تجویز کنندہ ہیں اور خواجہ محمد اسلام پی پی-72 تائید کنندہ ہیں۔

14- جناب محمد حفیظ اختر چودھری پی پی-223 تجویز کنندہ ہیں اور جناب محمد جمیل شاہ پی پی-218 تائید کنندہ ہیں۔

15- راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ) پی پی-14 تجویز کنندہ ہیں اور جناب یاسر رضا ملک پی پی-13 تائید کنندہ ہیں۔

16- جناب غلام حبیب اعوان پی پی-158 تجویز کنندہ ہیں اور ملک اختر حسین نول پی پی-176 تائید کنندہ ہیں۔

17- چودھری ممتاز احمد ججہ پی پی-275 تجویز کنندہ ہیں اور جناب محمد یاسین سوہل پی پی-156 تائید کنندہ ہیں۔

18- جناب شہزاد سعید چیمہ پی پی-224 تجویز کنندہ ہیں اور چودھری محمد اویس اسلم ڈھانہ پی پی-31 تائید کنندہ ہیں۔

19- جناب کامران مائیکل این ایم-365 تجویز کنندہ ہیں اور چودھری محمد ایاز PP-9 تائید کنندہ ہیں۔

20- چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ) پی پی-283 تجویز کنندہ ہیں اور سردار محمد حسین ڈوگر پی پی-179 تائید کنندہ ہیں۔

21- لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان پی پی-87 تجویز کنندہ ہیں اور میاں محمد رفیق پی پی-90 تائید کنندہ ہیں۔

22- محترمہ فائزہ احمد ملک ڈبلیو-343 تجویز کنندہ ہیں اور جناب امجد علی میئو پی پی-182 تائید کنندہ ہیں۔

23- رانا محمد اقبال خان پی پی-137 تجویز کنندہ ہیں اور چودھری شہباز احمد پی پی-143 تائید کنندہ ہیں۔

24۔ ملک نوشیر خان لنگڑیال پی پی۔135 تجویز کنندہ ہیں اور سردار خالد سلیم بھٹی پی پی۔233 تائید کنندہ ہیں۔
25۔ جناب محمد نوید انجم پی پی۔145 تجویز کنندہ ہیں اور جناب محمد آجاسم شریف پی پی۔140 تائید کنندہ ہیں۔
26۔ جناب شاہان ملک پی پی۔15 تجویز کنندہ ہیں اور رائے محمد شاہ جہان خان پی پی۔54 تائید کنندہ ہیں۔
27۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں پی پی۔33 تجویز کنندہ ہیں اور خواجہ سلمان رفیق پی پی۔142 تائید کنندہ ہیں۔
28۔ محترمہ غزالہ سعد رفیق ڈبلیو۔300 تجویز کنندہ ہیں اور محترمہ شمائلہ رانا ڈبلیو۔307 تائید کنندہ ہیں۔
29۔ جناب اعجاز احمد خان پی پی۔151 تجویز کنندہ ہیں اور ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا ڈبلیو۔317 تائید کنندہ ہیں۔
30۔ جناب شاہد محمود خان پی پی۔194 تجویز کنندہ ہیں اور رانا بابر حسین پی پی۔217 تائید کنندہ ہیں۔

قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر 18 کے تحت کاغذات نامزدگی کی پڑتال کے بعد تمام کاغات نامزدگی درست پائے گئے۔ اس سے پہلے کہ میں ascertainment کی کارروائی کے آغاز کا اعلان کروں، میں سیکرٹری اسمبلی کو کہتا ہوں کہ ascertainment کے طریق کار کے بارے میں بتائیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے گوشوارہ دوم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہوگی کہ جونہی سپیکر صاحب کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ جو معزز اراکین اوپر تشریف فرما ہیں اور جو معزز اراکین ایوان میں موجود نہ ہیں وہ Main چیمبر میں تشریف لا سکیں۔ جونہی گھنٹیاں بجنی بند ہوں گی تو لابیوں کے تمام دروازے لاک کر دیئے جائیں گے۔ جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا عملے کے کسی شخص کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ پھر جناب سپیکر میاں محمد شہباز شریف کے حق میں تیقن کی تجویز اور سوال پڑھیں گے اور جو

معزز ارکان ان کے حق میں ووٹ دینا چاہیں گے وہ قطار میں جناب سپیکر کے دائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں گے۔ووٹ کا اندراج کروانے کے لئے ہر معزز رکن اپنا ڈویژن نمبر پکاریں گے ۔اس دروازے پر شمار کنندہ کھڑا ہے جو ان کے ووٹ کا اندراج کر لے گا۔ ڈویژن نمبر کے سلسلے میں وضاحت یہ ہے کہ جنرل نشستوں سے منتخب ہونے والے اراکین کا پی پی نمبر ہی ان کا ڈویژن نمبر ہو گا جبکہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے اراکین کا ڈبلیو یا این ایم نمبر جو انہیں سیکرٹریٹ ہذا کی طرف سے پہلے ہی الاٹ کیا جا چکا ہے ان کا ڈویژن نمبر ہو گا۔ شمار کنندہ ڈویژن لسٹ میں سے ان کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا۔ ہر معزز ممبر اس امر کا اطمینان کرنے کے بعد کہ ان کے ووٹ کا صحیح استعمال ہو چکا ہے لابی میں تشریف لے جائیں گے ۔ ووٹوں کا اندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی نشستوں پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹی بند ہونے کے بعد جناب سپیکر ووٹنگ کے نتائج کا اعلان فرمائیں گے۔

جناب سپیکر: اب ہم Ascertainment کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ باہر کی لابی کو بھی لاک کر دیا جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملے کے دیگر شخص کو اس وقت تک باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے جب تک ووٹنگ مکمل نہ ہو جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام دروازے بند کر دیئے گئے اور ووٹنگ کا آغاز ہوا)

ڈویژن لسٹ کے مطابق میاں محمد شہباز شریف کو ڈالے گئے ووٹ

(ڈویژن لسٹ کے مطابق مندرجہ ذیل 265 معزز اراکین اسمبلی نے میاں محمد شہباز شریف کے حق میں ووٹ ڈالے)

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.1	راجہ فیاض سرور	پی پی 1
.2	راجہ طارق کیانی	پی پی 3
.3	چودھری سرفراز افضل	پی پی 6
.4	محترمہ عمر فاروق	پی پی 8
.5	چودھری محمد ایاز	پی پی 9
.6	جناب ضیاء اللہ شاہ	پی پی 11
.7	جناب شہریار ریاض	پی پی 12
.8	جناب یاسر رضا ملک	پی پی 13
.9	راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ)	پی پی 14
.10	جناب شاہان ملک	پی پی 15
.11	جناب شجاع خانزادہ	پی پی 16
.12	ملک خرم علی خان	پی پی 18
.13	محترمہ عفت لیاقت علی خان	پی پی 20
.14	جناب تنویر اسلم ملک	پی پی 21
.15	چودھری محمد ثقلین	پی پی 24
.16	جناب محمد فیاض	پی پی 25
.17	چودھری ندیم خادم	پی پی 26
.18	نوابزادہ سید شمس حیدر	پی پی 27
.19	مہرب نواز لک	پی پی 29

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
20.	جناب طاہر احمد سندھو	پی پی 30
21.	چودھری محمد اویس اسلم مڈھانہ	پی پی 31
22.	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	پی پی 33
23.	جناب رضوان نوویز گل	پی پی 34
24.	سردار کامل گجر	پی پی 35
25.	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان	پی پی 36
26.	جناب غلام نظام الدین سیالوی	پی پی 37
27.	محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ	پی پی 38
28.	ملک محمد جاوید اقبال اعوان	پی پی 39
29.	جناب کرم الٰہی بندیال	پی پی 40
30.	جناب محمد آصف ملک	پی پی 41
31.	ملک محمد وارث کلو	پی پی 42
32.	جناب عبدالحفیظ خان	پی پی 43
33.	جناب عامر حیات خان روکھڑی	پی پی 44
34.	جناب علی حیدر نور خان نیازی	پی پی 45
35.	جناب محمد فیروز جوئیہ	پی پی 46
36.	جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل	پی پی 47
37.	میاں محمد شہباز شریف	پی پی 48
38.	جناب سعید اکبر خان	پی پی 49
39.	ملک عادل حسین اترا	پی پی 50
40.	حاجی لیاقت علی	پی پی 51
41.	میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا	پی پی 53
42.	رائے محمد شاہ جہاں خان	پی پی 54
43.	ملک شمشیر حیدر روٹو	پی پی 57

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
44.	راؤ کاشف رحیم خان	پی پی 60
45.	چودھری رضا نصراللہ گھمن	پی پی 62
46.	جناب ظفر اقبال ناگرہ	پی پی 64
47.	راجہ ریاض احمد	پی پی 65
48.	رانا محمد افضل خان	پی پی 66
49.	ڈاکٹر اسد معظم	پی پی 67
50.	جناب شفیق احمد گجر	پی پی 68
51.	جناب خالد امتیاز خان بلوچ	پی پی 69
52.	ملک محمد نواز	پی پی 71
53.	خواجہ محمد اسلام	پی پی 72
54.	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	پی پی 73
55.	سید حسن مرتضیٰ	پی پی 74
56.	جناب محمد مسعود لالی	پی پی 80
57.	جناب افتخار احمد خان	پی پی 81
58.	محترمہ نیلم جبار چودھری	پی پی 86
59.	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	پی پی 87
60.	محترمہ نازیہ راحیل	پی پی 88
61.	مخدوم سید علی رضا شاہ	پی پی 89
62.	میاں محمد رفیق	پی پی 90
63.	جناب عمران خالد بٹ	پی پی 91
64.	ڈاکٹر محمد اشرف چوہان	پی پی 92
65.	چودھری محمد طارق گجر	پی پی 93
66.	جناب محمد سعید مغل	پی پی 94
67.	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	پی پی 95

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.68	شیخ ممتاز احمد	پی پی 96
.69	جناب غلام سرور	پی پی 97
.70	جناب محمد ارقم خان	پی پی 98
.71	جناب ذوالفقار علی بھنڈر	پی پی 100
.72	جناب شوکت منظور چیمہ	پی پی 104
.73	ملک فیاض احمد	پی پی 105
.74	چودھری محمد اسداللہ	پی پی 106
.75	حاجی ناصر محمود	پی پی 111
.76	جناب تنویر اشرف کائرہ	پی پی 112
.77	چودھری عرفان الدین	پی پی 115
.78	جناب طارق محمود ساہی	پی پی 116
.79	جناب آصف بشیر بھگت	پی پی 117
.80	جناب طارق محمود علوانہ	پی پی 120
.81	جناب محمد اخلاق	پی پی 122
.82	جناب عمران اشرف	پی پی 123
.83	چودھری طاہر محمود ھندلی (ایڈووکیٹ)	پی پی 125
.84	ڈاکٹر تنویر الاسلام	پی پی 126
.85	جناب منور احمد گل	پی پی 127
.86	جناب جمیل اشرف	پی پی 129
.87	جناب یحیٰ گل نواز	پی پی 130
.88	جناب لیاقت علی گھمن	پی پی 131
.89	جناب اویس قاسم خان	پی پی 132
.90	محترمہ ثمینہ وسیم بٹ	پی پی 135

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.91	رانا محمد اقبال خان	پی پی 137
.92	ڈاکٹر اسد اشرف	پی پی 138
.93	خواجہ عمران نذیر	پی پی 139
.94	جناب محمد آجاسم شریف	پی پی 140
.95	خواجہ سلمان رفیق	پی پی 142
.96	چودھری شہباز احمد	پی پی 143
.97	جناب وسیم قادر	پی پی 144
.98	جناب محمد نوید انجم	پی پی 145
.99	جناب اللہ رکھا	پی پی 146
.100	جناب محسن لطیف	پی پی 147
.101	حافظ میاں محمد نعمان	پی پی 148
.102	رانا مشہود احمد خان	پی پی 149
.103	مہر اشتیاق احمد	پی پی 150
.104	جناب اعجاز احمد خان	پی پی 151
.105	ڈاکٹر سعید الہی	پی پی 152
.106	جناب رمضان صدیق	پی پی 153
.107	جناب نصیر احمد	پی پی 155
.108	جناب محمد یٰسین سوہل	پی پی 156
.109	جناب محمد تجمل حسین	پی پی 157
.110	جناب غلام حبیب اعوان	پی پی 158
.111	جناب فاروق یوسف گھرکی	پی پی 159
.112	رانا مبشر اقبال	پی پی 160
.113	چودھری عبدالغفور	پی پی 161
.114	جناب محمد خرم گلفام	پی پی 162

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
115.	جناب خرم اعجاز چٹھہ	پی پی 163
116.	پیر محمد اشرف رسول	پی پی 164
117.	چودھری علی اصغر منڈا	پی پی 165
118.	چودھری غلام نبی	پی پی 167
119.	رانا تنویر احمد ناصر	پی پی 168
120.	جناب محمد جاوید بھٹی	پی پی 169
121.	جناب طارق محمود باجوہ	پی پی 170
122.	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	پی پی 172
123.	سید ابرار حسین شاہ	پی پی 173
124.	رائے محمد اسلم خان	پی پی 174
125.	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	پی پی 175
126.	ملک اختر حسین نول	پی پی 176
127.	حاجی محمد نعیم صفدر انصاری	پی پی 177
128.	جناب احمد علی ٹولو	پی پی 178
129.	سردار محمد حسین ڈوگر	پی پی 179
130.	جناب احسن رضا خان	پی پی 180
131.	جناب امجد علی میئو	پی پی 182
132.	رائے فاروق عمر خان کھرل	پی پی 185
133.	جناب جاوید علاؤالدین ساجد	پی پی 186
134.	محترمہ روبینہ شاہین وٹو	پی پی 188
135.	جناب محمد اشرف خان سوہنا	پی پی 190
136.	میاں یاور زمان	پی پی 191
137.	ملک علی عباس کھوکھر	پی پی 192
138.	جناب محمد معین وٹو	پی پی 193

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
139.	جناب شاہد محمود خان	پی پی 194
140.	جناب عامر سعید انصاری	پی پی 195
141.	جناب عبدالوحید چودھری	پی پی 196
142.	حاجی احسان الدین قریشی	پی پی 197
143.	ملک محمد عامر ڈوگر	پی پی 198
144.	سید ناظم حسین شاہ	پی پی 199
145.	جناب احمد حسین ڈاہر	پی پی 200
146.	ملک محمد عباس راں	پی پی 201
147.	ڈاکٹر محمد اختر ملک	پی پی 202
148.	جناب محمد عامر غنی	پی پی 203
149.	میاں محمد شفیق آرائیں	پی پی 207
150.	جناب محمد اکرم خان کانجو	پی پی 208
151.	رانا اعجاز احمد نون	پی پی 209
152.	جناب عباس ظفر ہراج	پی پی 213
153.	جناب نشاط احمد خان ڈاہا	پی پی 214
154.	رانا بابر حسین	پی پی 217
155.	جناب محمد جمیل شاہ	پی پی 218
156.	ملک ندیم کامران	پی پی 221
157.	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	پی پی 223
158.	جناب شہزاد سعید چیمہ	پی پی 224
159.	چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)	پی پی 228
160.	ڈاکٹر فرخ جاوید	پی پی 230
161.	چودھری فیاض احمد وڑائچ	پی پی 232
162.	سردار خالد سلیم بھٹی	پی پی 233

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.163	جناب شہر یار علی خان	پی پی 234
.164	ملک نوشیر خان لنگڑیال	پی پی 235
.165	جناب محمد نعیم اختر خان	پی پی 237
.166	جناب آصف سعید منیس	پی پی 238
.167	سردار محمد خان کھچی	پی پی 239
.168	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	پی پی 240
.169	جناب محمد امجد فاروق خان کھوسہ	پی پی 242
.170	سردار دوست محمد خان کھوسہ	پی پی 244
.171	سردار شیر علی خان گورچانی	پی پی 247
.172	سردار اطہر حسن خان گورچانی	پی پی 248
.173	سردار محمد امان اللہ خان دریشک	پی پی 249
.174	سردار شوکت حسین مزاری	پی پی 250
.175	ملک بلال احمد کھر	پی پی 252
.176	چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا	پی پی 253
.177	جناب ارشاد احمد خان	پی پی 254
.178	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	پی پی 257
.179	جناب اللہ وسایا المعروف چنوں خان لغاری	پی پی 259
.180	جناب شہزاد رسول خان	پی پی 260
.181	جناب احمد علی اولکھ	پی پی 262
.182	رائے صفدر عباس بھٹی	پی پی 263
.183	سردار قیصر عباس خان مگسی	پی پی 264
.184	مہر اعجاز احمد اچلانہ	پی پی 265
.185	جناب افتخار علی کھتران المعروف بابر خان	پی پی 266
.186	صاحبزادہ محمد غزین عباسی	پی پی 268

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
.187	ملک جہاں زیب وارن	پی پی 269
.188	جناب شاہ رخ ملک	پی پی 270
.189	جناب ذوالفقار علی	پی پی 271
.190	ملک محمد اقبال چنڑ	پی پی 272
.191	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	پی پی 273
.192	جناب محمد صفدر گل	پی پی 274
.193	چودھری ممتاز احمد جھہ	پی پی 275
.194	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	پی پی 278
.195	رانا عبدالرؤف	پی پی 279
.196	جناب آصف منظور موہل	پی پی 280
.197	میاں محمد علی لا لیکا	پی پی 281
.198	سردار محمد افضل تتلہ	پی پی 282
.199	چودھری شوکت محمود بسرا	پی پی 283
.200	جناب محمد راؤف خالد	پی پی 284
.201	جناب غضنفر علی خان	پی پی 285
.202	قاضی احمد سعید	پی پی 286
.203	کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد	پی پی 287
.204	میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	پی پی 289
.205	مخدوم محمد ارتضیٰ	پی پی 291
.206	مخدوم سید احمد محمود	پی پی 292
.207	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	پی پی 293
.208	جناب جاوید حسن گجر	پی پی 294
.209	چودھری محمد شفیق	پی پی 296
.210	جناب رئیس ابراہیم خلیل احمد	پی پی 297

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
211.	محترمہ زیب جعفر	ڈبلیو 298
212.	محترمہ طیبہ ضمیر	ڈبلیو 299
213.	محترمہ غزالہ سعد رفیق	ڈبلیو 300
214.	محترمہ نفیسہ امین	ڈبلیو 301
215.	محترمہ افشاں فاروق	ڈبلیو 302
216.	محترمہ فرح دیبا	ڈبلیو 303
217.	محترمہ انجم صفدر	ڈبلیو 304
218.	محترمہ عارفہ خالد پرویز	ڈبلیو 305
219.	محترمہ یاسمین خان	ڈبلیو 306
220.	محترمہ ثمائلہ رانا	ڈبلیو 307
221.	محترمہ شمیلہ اسلم	ڈبلیو 308
222.	محترمہ فریحہ نایاب	ڈبلیو 309
223.	محترمہ مائزہ حمید	ڈبلیو 310
224.	محترمہ صائمہ عزیز محی الدین	ڈبلیو 311
225.	محترمہ کرن ڈار	ڈبلیو 312
226.	محترمہ محمودہ چیمہ	ڈبلیو 313
227.	محترمہ نسیم ناصر خواجہ	ڈبلیو 314
228.	محترمہ راحیلہ خادم حسین	ڈبلیو 315
229.	ڈاکٹر غزالہ رضا رانا	ڈبلیو 316
230.	ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا	ڈبلیو 317
231.	محترمہ دیبا مرزا	ڈبلیو 318
232.	محترمہ شمسہ گوہر	ڈبلیو 319
233.	محترمہ انیلہ اختر چودھری	ڈبلیو 320
234.	محترمہ سکینہ شاہین خان	ڈبلیو 321

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
235.	محترمہ لیلیٰ مقدس	ڈبلیو 322
236.	محترمہ شگفتہ شیخ	ڈبلیو 323
237.	محترمہ ریحانہ اعجاز	ڈبلیو 324
238.	محترمہ نگہت ناصر شیخ	ڈبلیو 325
239.	محترمہ راحت اجمل	ڈبلیو 326
240.	محترمہ ریحانہ حدیث	ڈبلیو 327
241.	محترمہ نرگس فیض ملک	ڈبلیو 328
242.	محترمہ آصفہ فاروقی	ڈبلیو 329
243.	محترمہ کشور قیوم	ڈبلیو 330
244.	محترمہ نجمی سلیم	ڈبلیو 332
245.	محترمہ فوزیہ بہرام	ڈبلیو 333
246.	محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی	ڈبلیو 334
247.	محترمہ طلعت یعقوب	ڈبلیو 335
248.	محترمہ ساجدہ میر	ڈبلیو 336
249.	محترمہ نرگس پروین اعوان	ڈبلیو 337
250.	محترمہ سفینہ صائمہ کھر	ڈبلیو 338
251.	محترمہ آمنہ بٹر	ڈبلیو 339
252.	محترمہ رفعت سلطانہ ڈار	ڈبلیو 340
253.	محترمہ صغیرہ اسلام	ڈبلیو 341
254.	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	ڈبلیو 342
255.	محترمہ فائزہ احمد ملک	ڈبلیو 343
256.	محترمہ شبینہ ریاض	ڈبلیو 344
257.	ڈاکٹر مسرت حسن	ڈبلیو 345
258.	محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ)	ڈبلیو 346

نمبر شمار	ووٹر کا نام	ووٹر کی شناخت
259.	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	ڈبلیو 363
260.	جناب کامران مائیکل	اقلیتی نشست364
261.	جناب جوئیل عامر سہوترا	اقلیتی نشست365
262.	راناآصف محمود	اقلیتی نشست366
263.	جناب خلیل طاہر سندھو	اقلیتی نشست367
264.	جناب پرویز رفیق	اقلیتی نشست368
265.	جناب طاہر نوید	اقلیتی نشست369

جناب سپیکر: ووٹنگ مکمل ہو چکی ہے۔ سیکرٹری اسمبلی ووٹوں کی گنتی کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 2منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

وزیر اعلیٰ کے تیقن کے نتیجے کا اعلان

جناب سپیکر: ووٹوں کی گنتی کر لی گئی ہے اس کے مطابق میاں محمد شہباز شریف نے 265 ووٹ حاصل کیے ہیں۔ لہذا اسمبلی نے یہ ascertain کر دیا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف ہی وہ رکن ہیں جنہیں آئین کے آرٹیکل 130 کی شق 2(الف) کے مقاصد کے لئے اراکین اسمبلی کی اکثریت حاصل ہے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ الحمد اللہ کہ آج میاں محمد شہباز شریف 8 سال 7 ماہ اور 26 دن کے بعد دوبارہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی قائد پاکستان مسلم لیگ میاں محمد نواز شریف کو، جو ان کے بڑے بھائی ہیں جنہوں نے اور جن کے خاندان نے جمہوریت کے لئے اور پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لئے اپنے آپ کو کبھی پاکستان سے علیحدہ نہیں کیا بلکہ اس کے لئے صعوبتیں بھی برداشت کیں، قید بھی برداشت کی اور جلاوطنی بھی برداشت کی، میں اس خاندان کے تمام افراد کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی تمام allied parties جن میں پاکستان پیپلز پارٹی کے جناب

آصف علی زرداری اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جنہوں نے جمہوریت کی خاطر جام شہادت نوش کیا میں ان کی عظمت کو بھی سلام پیش کرتا ہوں اور دوسری سیاسی پارٹیاں جو آپ کی allies ہیں جنہوں نے آج آپ پر اعتماد کیا ہے وہ بھی قابل تعریف ہیں۔ میں آپ سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ آپ کو سبھی جانتے ہیں کہ پنجاب کو ایک ایسی قیادت میسر آ رہی ہے جس کے بارے میں کسی کو ابہام نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ energetic ہیں۔ آپ کو بے شمار چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ میرے خیال میں پنجاب کے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے اراکین اسمبلی میں آپ سے بہتر کوئی نہیں۔ اسی لئے آج اسمبلی کے اراکین نے آپ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر آپ سے بہتر شخصیت کا انتخاب کرنا ممکن نہ تھا۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ پنجاب کے عوام آپ سے بہت سی امیدیں لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ غربت کے خاتمے کے لئے، عوام کو سستا آٹا فراہم کرنے کے لئے، صحت اور لائیو سٹاک کی بہتری کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ زراعت کے شعبے میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے بجلی، کھاد کی فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے سبسڈی دیں۔ آپ لاء اینڈ آرڈر کو تو سب سے پہلے فوقیت دیتے ہیں اور دے بھی رہے ہیں۔ آپ زکوۃ و عشر کے محکمے کو بھی ذرا فعال کر کے غربت کو دور کیجئے۔ میں اپنی اتنی سی گزارش کے بعد اب آج کے منتخب وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

نو منتخب وزیر اعلیٰ کا خطاب

وزیر اعلیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام معزز ممبران میری بہنوں اور بھائیو! السلام علیکم!

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ آج ایک مرتبہ پھر پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام نے اور اس معزز ایوان نے مجھے دوبارہ وزیر اعلیٰ نہیں بلکہ پنجاب کا خادم اعلیٰ بنایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کوئی چھاپ کے لئے نہیں، نمود و نمائش کے لئے نہیں میں ایمانداری سے سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا یہ جو mandate اور جو اعتماد انہوں نے مجھے آج عطا کیا ہے وہ صحیح معنوں میں ان آٹھ سالوں کی ایک تاریخی جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ آٹھ سال پہلے ایک آمر نے ایک آئینی حکومت کا خاتمہ کیا اور

آٹھ سال کے دوران پاکستان بھر میں اور پنجاب میں اور باقی صوبوں میں گلیوں اور کوچوں میں اس زمانے کی 18۔ فروری تک کی حزب اختلاف کی جماعتوں نے جو قربانی دی جو تحریک چلائی اور ورکروں نے جو عقوبت خانے برداشت کئے اور ظلم اور زیادتیوں کا جو بازار گرم ہے۔ جس طرح اس ایوان میں بیٹھے ہوئے چند چہرے جن کو میں جانتا ہوں۔ اس ایوان سے باہر اور پنجاب کی گلیوں، کوچوں اور میدانوں میں اور پاکستان بھر میں ان کو الٹا لٹکایا گیا۔ ان کو ننگا کیا گیا اور ایسا دہشت ناک اور ظالمانہ رویہ ان کے ساتھ اختیار کیا گیا کہ تاریخ اس کے آگے ہیچ ہے۔ وہ بدترین دور تھا۔

جناب والا! انشاءاللہ جب ہم آج کی کارروائی کے حوالے سے بات کریں گے تو میں آپ کو اور اس ایوان کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جن ظالموں نے، جن puppeteers نے، جن دشمنوں اور مخالفوں نے بے انصافی کی اور ناانصافی کا بازار گرم رکھا اور ظلم اور زیادتی ورکروں کے ساتھ، لیڈرز کے ساتھ اور خواتین اور بہنوں کے ساتھ روا رکھی اور انھیں سڑکوں پر گھسیٹا، ان کے بال کھینچے، کوٹ پھاڑے ہم ان کے ساتھ کوئی غیر قانونی بات نہیں کریں گے لیکن ان کو انصاف کے کٹہرے پر ضرور کھڑا کیا جائے گا جنھوں نے زیادتیاں کی ہیں مگر آج جب ہم انتہائی عاجزی کے ساتھ یہ بات کرتے ہیں کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی۔ ہم قانون کے عمل کو شروع کریں گے۔ قانون پر عمل پیرا ہوں گے اور عدل وانصاف کے تقاضے پورے ہوں گے مگر جن لوگوں نے جن کا سول بیوروکریسی یا پولیس سے تعلق نہیں تھا اور جنھوں نے خاکی وردی میں میجر اور کیپٹن کی شکل میں ہمارے ورکروں کے ساتھ چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکر ہوں یا پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ورکر ہوں ان کا حساب کون لے گا؟ میں یہاں پر معزز ایوان میں کھڑے ہو کر اس بات کا مطالبہ چیف آف آرمی سٹاف سے کرتا ہوں کہ وہ ان کو قرار واقعی سزا دیں کہ جنھوں نے ہمارے ورکروں کے ساتھ برا سلوک کیا ہے تاکہ تاریخ کبھی تو اس بات کا حساب لے کہ سیاسی تحریکوں کو یوں نہیں کچلا جاتا۔ سیاسی ورکروں کو یوں نہیں دبایا جا سکتا۔ ان کو اٹک کے عقوبت خانوں میں اس طرح بند نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو لاہور کی بعض بدنام زمانہ جگہوں پر لے جا کر الٹا نہیں لٹکایا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سات سال بعد آج وقت آیا ہے کہ عوامی طاقت کے ذریعے، اس ایوان کی طاقت کے ذریعے چاروں صوبوں کے ایوانوں کی طاقت کے ذریعے، اسلام آباد کی پارلیمنٹ کی طاقت کے ذریعے اور سینٹ کی طاقت کے ذریعے اور سولہ کروڑ عوام کی تائید کے ذریعے اس باب کو ختم ہونا

چاہیئے اور ہمیشہ کے لئے دفن ہونا چاہیئے۔ جنرل مشرف کی آمریت آج آخری سانس لے رہی ہے۔(انشاء اللہ،انشاء اللہ)

آپ میری یہ بات نوٹ کرلیں۔ میں کوئی پیر نہیں ہوں ایک گنہگار آدمی ہوں لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ اس کی باقیات اس ملک سے اب سیاسی طور پر ختم ہونے والی ہیں۔ یہ وہ آمریت ہے کہ جس نے آٹھ سال میں اس ملک پاکستان کے اندر مسائل کے انبار لگا دیئے۔ وہ کہتے تھے کہ یہاں پر اتنے وسائل آ گئے ہیں کہ یہاں پر دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس ملک کے اندر اجالے چھا گئے ہیں، پہاڑوں پر، میدانوں پر اور صحراؤں میں اجالے چھا گئے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ اگر ایسی بات ہوتی تو پاکستان میں کیا اندھیرے چھاتے، کیا یہاں پر پانچ ہزار میگاواٹ بجلی کا short fall ہوتا؟

جناب سپیکر! خدا گواہ ہے کہ جنہوں نے آٹھ سال وردی، وردی، وردی کے نعرے لگائے اگر وہ پانی کا نعرہ لگاتے اگر وہ ڈیموں کا نعرہ لگاتے، اگر وہ زراعت کو ترقی دینے کا نعرہ لگاتے، اگر غریب عوام کی غربت ختم کرنے کا نعرہ لگاتے اگر مظلوموں کے سروں پر دست شفقت رکھتے، یتیم بچیوں کے سروں پر دوپٹہ رکھتے تو یقین کیجئے کہ آج پاکستان کی یہ حالت نہ ہوتی اور آج پاکستان گدا گر نہ ہوتا، آج پاکستان اغیار کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتا۔ آج پاکستان کا ہاتھ اوپر ہوتا اور اقوام عالم میں عزت کے ساتھ کھڑا ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(گو مشرف گو، گو مشرف گو کے نعرے)

دیپ جن کے محلات میں جلے
چند لوگوں کی خوشیوں کو لے کر چلے
وہ جو سائے میں مصلحت کے پلے
ایسے دستور کو صبح بے نور کو
میں نہیں مانتا میں نہیں مانتا

(نعرہ ہائے تحسین)

(کل بھی ہم سچے تھے آج بھی ہم سچے ہیں)

پھول شاخوں پہ کھلنے لگے تم کہو کہ۔۔۔

جناب لوگوں کے پاس موبائل فون آ گئے ہیں، سکوٹر آ گئے ہیں، ہر طرف ہریالی ہے، ہر طرف امارت ہے، غربت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

پھول شاخوں پہ کھلنے لگے تم کہو
جام رندوں کو ملنے لگے تم کہو
چاک سینے کے سلنے لگے تم کہو
اس کھلے جھوٹ کو ذہن کی لوٹ کو
میں نہیں مانتا میں نہیں جانتا

(نعرہ ہائے تحسین)

(آیا آیا شیر آیا، آیا آیا شیر آیا کے نعرے)

جناب سپیکر! یہ جو میں نے بات کی اور میرے محترم بھائی پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر راجہ ریاض صاحب نے کہا کہ آمریت کا دور ختم ہونے والا ہے۔ میرا یہ دل نہیں بلکہ اس پورے ایوان کا دل گواہی دے رہا ہے اور خلق خدا پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ان کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اس ہاؤس میں سردار دوست محمد خان کھوسہ نے آپ سے درخواست کی کہ ایک delegation بھجوایا جائے جو opposition سے درخواست کرے کہ وہ کیمپوں سے اندر ہاؤس میں آئیں لیکن اب وہ کیمپ چھوڑ کر بھاگ چکے ہیں اور مشرف بھی بھاگنے والا ہے۔

(گو مشرف گو کے نعرے)

جناب سپیکر! آمریت کے سائے اس طریقے سے چھٹنے والے ہیں کہ دوبارہ انشاء اللہ اس ملک کے اندر کبھی آمریت نہیں آئے گی اور جمہور کا دور دورہ ہوگا اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو جتنا نقصان اس ملک میں آمریت نے پہنچایا ہے آج تک کسی اور شخص یا کسی اور وجہ سے نہیں پہنچا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج مشرف اس ملک میں اگر موجود ہے تو یہ ڈھٹائی کی انتہا ہے اس لئے کہ 18۔فروری کو 16 کروڑ عوام کا جو mandate تھا وہ مشرف کے خلاف تھا، آمریت کی باقیات کے خلاف تھا، چاہے وہ پیپلز پارٹی کو ملا، مسلم لیگ (ن) کو ملا، پاکستان مسلم لیگ (ایف) کو ملا یا باقی پارٹیوں کو ملا، صوبہ سرحد کو ملا یا دوسرے صوبوں میں ملا۔ اس دن آمریت کا صفایا ہو گیا لیکن اس کے باوجود بھی وہ شخص جس نے کہا تھا کہ اگر عوام نے میرے خلاف ووٹ دیا تو میں 48 گھنٹے سے پہلے پہلے استعفیٰ دے کر سلام کر کے گھر چلا جاؤں گا۔ آج نہ صرف ایک مرتبہ پھر اپنے وعدے سے وعدہ خلافی کی بلکہ آج ڈھٹائی کے ساتھ بیٹھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی بقاء کا اس میں راز مضمر ہے اور میں پاکستان کے وسیع تر مفاد میں اس ایوان کے توسط سے اور آپ کی support سے جنرل مشرف سے

درخواست کروں گا کہ وہ پاکستان کے نام پر رحم کریں اور فی الفور استعفیٰ دے کر گھر چلے جائیں تاکہ اس حکومت کو کام کرنے کا موقع ملے۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو پھر یہ شعر کا آخری بند ان پر fit بیٹھتا ہے کہ:

تم نے لوٹا ہے صدیوں ہمارا سکوں
اب نہ ہم پہ چلے گا تمہارا فسوں
چارہ گر درد مندوں کے بنتے ہو کیوں
تم نہیں چارہ گر کوئی مانے مگر
میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا

(نعرہ ہائے تحسین)

میں اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہوں کہ آپ نے یہاں پر مجھے اپنے اعتماد سے نوازا اور میں آپ سے انتہائی عاجزی سے عرض کروں گا کہ انشاء اللہ میری حتی المقدور کوشش ہوگی کہ آپ کے اعتماد میں کمی اور ٹھیس نہ پہنچاؤں۔ میں حزب اختلاف کا بھی شکر گزار ہوں گو کہ وہ یہاں پر موجود نہیں لیکن میں ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ ماضی کی تلخ روایات کو نہیں دہرائیں گے، ہم جمہوریت کے ذریعے ان کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ اگر وہ اس جمہوریت کی گاڑی میں بیٹھنا چاہیں تو ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے، اگر نہیں تو پھر عوام کی جو رائے ہے اس کا احترام سب کو کرنا ہوگا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر محترم نوجوان دوست سردار دوست محمد کھوسہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے دو ماہ پنجاب کی حکومت کا انتظام انتہائی جانفشانی سے اور انتہائی اعلیٰ درجے سے چلایا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس جوانی کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو یہ انعام عطا کیا، ان کا مستقبل روشن ہے اور آج خوش قسمتی سے اس ایوان میں majority نوجوانوں کی ہے۔ میرا ہاتھ آپ کی طرف بھی ہے، آپ بھی نوجوان ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ حسین امتزاج ہے بزرگی اور نوجوانی کا، یہ ایک شاندار ملاپ ہے تجربے کا اور جواں خون کا۔ جب تجربہ اور جواں خون مل جائیں تو اس سے بڑی ایٹمی طاقت کوئی اور ہو نہیں سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مل کر پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی بہتری کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کرنی ہوں گی۔

سید ناظم حسین شاہ: میاں صاحب! آپ نوجوانوں میں آتے ہیں یا بزرگوں میں آتے ہیں یہ بھی ذرا فرمادیں۔

وزیراعلیٰ: شاہ صاحب! میں آپ کا فیصلہ مان لوں گا۔ آپ اپنے اوپر فیصلہ کر لیں اس کے بعد میرا بھی فیصلہ کر لیں۔ میں یہاں پر محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ (شہید) کا بطور خاص ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان "زندہ ہے بی بی، زندہ ہے بی بی"
کے نعروں سے گونج اٹھا)

میں ذکر کرنا چاہتا ہوں محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کا جنہوں نے جمہوریت اور عوامی دور کی خاطر اپنی جان تک دے دی اس سے بڑی میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کے لئے اور کوئی قربانی ہو نہیں سکتی اور تاریخ کے اوراق میں ان کا اور ان کے خاندان کا سنہری حروف سے ذکر یاد رکھا جائے گا۔ میں یہاں پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے جمہوریت کی خاطر اور ان کے خاندان نے اٹک کے عقوبت خانوں سے لے کر مری کے safe houses میں دسمبر کی سردیوں میں اور برفوں میں بوٹوں کی چاپیں بھی سنیں، اندھیرے دیکھے اور خاموشیاں بھی سنیں لیکن میاں محمد نواز شریف اس سپوت کا نام ہے جو نہ رکا، نہ جھکا اور ایک مقصد کے لئے ڈٹا رہا اور خدا کا فضل و کرم ہے کہ آج پاکستان میں وہ پیپلز پارٹی کے ساتھ پاکستان کی main string کے لیڈر ہیں۔ ساٹھ سال کے بعد ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ کل کی حریف جماعتیں آج حلیف جماعتیں ہیں۔ میں یہاں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے تمام ساتھیوں کو، پیپلز پارٹی کے اکابرین کو اور باقی حلیف جماعتوں کو مخدوم احمد محمود صاحب، نوری صاحب اور سب کو دل کی گہرائیوں سے درخواست کروں گا کہ قوم ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ قوم دیکھ رہی ہے کہ اس ایوان کی دیواروں سے باہر کیا صدائیں نکلتی ہیں، کیا رحیم یار خان کے صحراؤں میں، ڈیرہ غازی خان کے پہاڑوں میں اور دوسرے میدانوں میں پنجاب اسمبلی آٹھ سال کے بعد غربت کی بات کرتی ہے، آٹھ سال کے بعد کسی یتیم بیٹی کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کو انصاف دلانے کی بات کرتی ہے، آٹھ سال کے بعد کسی کینسر کی مریضہ جو کہ دم توڑ رہی ہے اس کو علاج کروانے کے لئے ہسپتال میں تگ و دو کر رہی ہے یا اس آٹھ سال کے دوران جو اپنی ذاتی جیبیں بھرنے کے لئے پورے ملک میں کرپشن کا بازار گرم رہا اس کو آگے بڑھانے کی بات کرتی ہے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ کھلی آنکھوں اور کھلے کانوں سے آج ان ٹیلی ویژن کیمروں سے ہمیں دیکھ رہے ہیں اور پھر ہمیں اس خدا کی عدالت میں پیش ہونا ہے جس کے قبضے میں ہماری جان

ہے۔ یہ عوامی عدالت ہے اور وہ اس مالک کی عدالت ہے۔ اگر ہم نے سرخرو ہونا ہے تو آج میں سب سے عرض کروں گا کہ ہمیں اس بات کا وعدہ کرنا ہوگا، قوم سے وعدہ کرنا ہوگا اور اس مالک سے وعدہ کرنا ہوگا جس کے قبضے میں ہماری جان ہے کہ ہم اپنی زندگی کے آخری دم تک اپنی تمام توانائیاں عوام کے قدموں میں نچھاور کریں گے اور پاکستان کو عظیم بنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ ان بزرگ، نوجوان بھائیوں اور بہنوں کے چہروں سے یہ پیغام روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج وہ اس ایوان میں آئے ہیں۔ آٹھ سالہ دور ستم دیکھ کر اور تجربہ حاصل کر کے یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر انشاء اللہ ہم اس ایجنڈا پر عمل پیرا ہوں گے جس سے ہم دین اور دنیا دونوں کمائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ آپ چین کی تاریخ لے لیجئے، آپ جنوبی کوریا کی تاریخ لے لیجئے گا۔ جناب سپیکر! آپ سے بہتر کون جانتا ہے، یہ معزز ایوان مجھ سے بہتر جانتا ہے کہ چین نے پاکستان کے بعد آزادی کی آنکھ کھولی اور جس نام سے چین پکارا جاتا تھا میں یہاں پر وہ لفظ دہرانا نہیں چاہتا اس لئے کہ وہ ہمارا ایک بہترین دوست ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے غربت میں آزادی حاصل کی۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، میاں صاحب!

وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! میں چین کی مثال دے رہا تھا کہ انہوں نے غربت میں آنکھ کھولی لیکن اس سے کم عرصے میں جبکہ پاکستان آزاد ہوا اور معرض وجود میں آیا، ایک خدا، ایک کتاب اور ایک رسول کے نام پر اور قائداعظم اور حضرت علامہ اقبال کا خواب دیکھا کہ ایسا ملک معرض وجود میں آئے جس کو ایک مثالی اسلامی ویلفیئر سوسائٹی کے نام پر دنیا یاد رکھے گی، ہنوز وہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہے۔ یہ کتنے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ لاکھوں لوگوں نے، بہنوں نے، بزرگوں نے اور جوانوں نے اپنی زندگیاں لٹائیں، پنجاب کے دریا ان کے خون سے سرخ ہو گئے، دوپٹے لٹے، گھر تباہ ہوئے اور املاک چھوڑ کر آئے اس لئے کہ ایک ایسا ملک، ایسی امید کی کرن تھی جہاں پر عزت کی زندگی بسر کریں گے، جہاں پر انصاف کا بول بالا ہوگا، جہاں پر رشوت، دھونس دھاندلی اور بندوق کی نوک پر فیصلے نہیں ہوں گے بلکہ شوریٰ فیصلے کرے گی اور اجتماعی ذہنوں کے ساتھ فیصلے ہوں گے اور غربت کو دفن کریں گے اور اغیار کی غلامی سے نجات حاصل کر کے اس طوق کو پاؤں تلے روند کر ایک آزادی کے ساتھ اقوام عالم میں ایک ایسی زندہ قوم کا نمونہ ہوگا کہ دنیا رشک کرے گی لیکن میں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہتا

ہوں کہ ابھی تک وہ خواب پورا نہیں ہوا اور ساٹھ سال میں اگر میں یہ کہوں کہ ساٹھ سال میں رشوت ، دھونس اور دھاندلی سر بازار ناچ رہی ہے اور آج اس ہاؤس نے یہ کہا ہے کہ پارٹیوں کی کولیشن نے اس ناچ کو ختم کرنا ہے، ان کو نکیل ڈالنی ہے اور اگر ہم نکیل نہ ڈال سکے تو پھر ان ایوانوں میں بیٹھنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہ ہے۔ تھانے آج عقوبت خانے ہیں، شریف آدمی تھانوں میں جانے سے ڈرتا ہے۔ بخدا جاننے کی ضرورت ہے مجھ سے نہیں اس ہاؤس سے پوچھ لیں کہ غریب آدمی یہ کہتا ہے کہ میں تھانے جاؤں گا تو وہاں پر تھانیدار میری بے عزتی کرے گا۔ وہ میرا استقبال گالیوں سے کرے گا۔ وہ اس لئے کیونکہ میرے کپڑوں سے پسینے کی بو آتی ہے۔ تھانے کے اندر چور چودھری بنتا ہے، تھانے کے اندر پیسے رشوت اور سفارش کی بناء پر ظالم مظلوم بنتا ہے اور مظلوم ظالم بنتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ وہ احوال ہیں جن کو ساٹھ سال سے اس قوم نے برداشت کیا ہے۔ اب برداشت کا مادہ نہیں رہا۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا یہی حال کچہریوں میں ہے۔ کچہریوں میں یہی حال ہے دیکھیے کہ عمریں گزر جاتی ہیں لیکن فیصلے نہیں ہوتے اور جہاں پر انصاف ملنا ہوتا ہے وہاں پر ایک ایسی زبوں حالی ہے کہ جو یہاں پر بیان کروں تو رات گزر جائے گی، دن گزر جائے گا مگر ان کے زخموں کی عکاسی پھر بھی نہیں ہو سکے گی۔ کس طریقے سے کسی غریب کا حق چھینا جاتا ہے۔ ساری عمر وہ کچہریوں کا چکر لگاتا ہے اور انصاف نہیں ملتا۔ اس ملک کے اندر انصاف اگر میں یہ کہوں کہ بکتا ہے تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ اس ملک کے اندر اشرافیا کے لئے کوئی مسئلہ نہیں اور اکابرین کے لئے کوئی مسئلہ نہیں اگر مسئلہ ہے تو ملک کے غریب آدمی کا ہے، اگر مسئلہ ہے تو اس ملک کے کروڑں مظلوموں کا ہے، یتیموں کا ہے، بیواؤں کا ہے۔ آج اس ایوان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے مل کر اس ملک میں ظلم کی داستان کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہے اور اگر ختم نہ کیا تو ہمارا بھی ان داستانوں میں کوئی ذکر نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! یہ فیصلہ اس ایوان نے آج کیا ہے کہ ہم نے مل کر بھائی چارے کے ساتھ، دیکھئے ایک گھر میں بھی اختلافات ہوتے ہیں، گھر میں بھی برتن آپس میں ٹکرا جاتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اختلافات کا آغاز ہو گیا اس کو آپ کہیں کہ دوریاں ہو گئیں، نہیں جناب! آج اگر مسلم لیگ (ن) یہ کہتی ہے کہ ججوں کو بحال کرنا ہے تو پیپلز پارٹی بھی کہتی ہے کہ ججوں کو بحال کرنا ہے۔ ہاں! اختلاف ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ notification کے ذریعے ہونا چاہئے۔ ان کا ایک اپنا موقف ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ اگر لیڈر شپ یکسو رہی، اگر پارٹی یکسو رہی، اگر شہروں اور دیہاتوں میں ہم

یکسو رہے تو اس ملک میں انصاف ہو گا، ظلم کا خاتمہ ہو گا، جج بحال ہوں گے۔انصاف کے بغیر اس دنیا میں زندہ نہیں رہا جا سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو چین کی مثال دی۔ میں آپ کو جنوبی کوریا کی مثال دیتا ہوں۔ آج سے 45 سال پہلے جنرل پاتھ نے جنوبی کوریا کے اوپر قبضہ کیا اور مارشل لاء لگا دیا۔ یہ بڑی اہم بات اس لئے کر رہا ہوں کہ اس کی مماثلت ہمارے ملک پاکستان کے ساتھ کسی حد تک ہے۔ جنرل پاتھ نے آج سے 50/40 سال پہلے جمہوریت کا گلہ گھونٹا اور وہاں پر مارشل لاء لگا دیا۔ اس کے بعد وہاں پر سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں لوگوں کو جیلوں میں بھجوایا گیا، کوڑے مارے گئے لیکن اس کی ایک سکیم تھی کہ اس نے کام کیا، سڑکیں بنوائیں، صنعتیں بنوائیں اور جناب! آج سے 20 سال پہلے جنوبی کوریا میں جمہوریت آئی، آج جنوبی کوریا جو ساٹھ کی دہائی میں پاکستان کی نقل کرنے میں دن رات لگا رہتا تھا اور ہمارا blue print لے کر گیا کہ پاکستان نے صنعتی میدان میں کس طرح ترقی کی، زراعت میں کس طرح سبز انقلاب لے کر آیا ہے، اس کا چربہ لے کر گئے، ہم نے نعرے لگائے ہم نے مرثیے پڑھے، ہم نے تقریریں کیں انہوں نے کام کیا۔ کیونکہ زندگی بنتی ہے عمل کے ساتھ، یہ نوری ہے نہ ناری ہے۔ جنوبی کوریا کی ترقی آج آسمانوں سے باتیں کر رہی ہے۔ چین اور جنوبی کوریا کی ترقی آج آسمانوں سے باتیں کر رہی ہے۔ جمہوریت نے وہاں پر پنجے گاڑھ لئے ہیں۔ آج سے پانچ سات سال پہلے جنوبی کوریا کے صدر کا بیٹا صدارت کے دوران کرپشن کے الزام میں گرفتار ہوا، یہ ہے جمہوریت۔

جناب سپیکر! اگر مارشل لاء کسی مرض کی دوائی ہوتی یا دوا ہوتی تو جنوبی کوریا تو بن گیا پاکستان میں چار مارشل لا لگے۔ ہمارا ملک ٹوٹ کر آدھا رہ گیا لہذا نظام تو چلتے رہتے ہیں۔ مغربی جمہوریت دیکھیں کہ ہمارے ہاں بھی نام کی برطانوی جمہوریت اور پارلیمنٹ ہے۔ نظام کوئی بھی ہو اس کو آپ ٹھیک کر کے چلا لیتے ہیں اور اصل بات چلانے والوں کی ہے، اصل بات لیڈرشپ کی ہے، ان کی commitment کی، ان کی dedication کی، ان کی لازوال محبت اور ان کی لازوال جرات کہ ہم نے کس طرح ملک کی تقدیر بدلنی ہے۔ میں اس معزز ایوان کے floor پر دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر ہم مل کر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اغیار کے ہاتھوں ںکاؤمال نہیں بننا۔ ہم نے اغیار کے آگے اپنی جھولی نہیں پھیلانی اور واقعی کشکول صحیح معنوں میں سر راہ توڑنا ہے تو پھر ہمیں دنیا کی کوئی طاقت

اس سے روک نہیں سکتی۔ ہم اپنے زور بازو پر کھڑے ہوں گے، اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے۔ پاکستان کو اس کا حق دلوائیں گے، دنیا کی عظیم طاقت منوائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے سردار دوست محمد خان کھوسہ نے بتایا کہ مجھے کل بھی کچھ گزارشات کرنی ہیں تو میں معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں اپنی معروضات کو سکیڑتے ہوئے عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم آپ کے توسط سے حزب اختلاف کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ جو پانچ سال کے دوران یہاں راجہ ریاض صاحب اور تمام ساتھیوں نے باتیں بتائیں، میں لندن میں اخبارات میں پڑھتا رہا جو یہاں پر دھونس دھاندلی اور غیر جمہوری اقدار کا بازار گرم رہا تو ہم انشاءاللہ صبر اور تحمل کے ساتھ چلیں گے۔ پارلیمانی روایات کا احیاء کریں گے، اس کو promote کریں گے، اس کو مضبوط کریں گے، اس کو strengthen کریں گے تاکہ آئندہ کبھی کوئی آمر دوبارہ جمہوریت کے اس نوزائیدہ پودے کو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے۔ اس کو ہم تناور درخت بنائیں گے۔

جناب سپیکر! میرے نہیں ایوان میں بیٹھے کئی چہروں کے خلاف جھوٹے مقدمے بنائے گئے۔ بکاؤ مال گواہ کے طور پر لائے گئے مگر یہ لوگ جھکے اور نہ ہی بکے۔ وہ دوست جو کہتے تھے کہ میاں صاحب! آپ کے ساتھ مریں گے اور آپ کے ساتھ جئیں گے۔ آج وہ کہاں ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی سے انتقام نہیں لینا کیونکہ وقت نے ان سے انتقام لے لیا ہے اور وقت نے ان کو آج ماضی کا قصہ پارینہ بنا دیا۔ ہمیں کسی سے انتقام نہیں لینا۔ سیاسی انتقام میری اور نہ اس ہاؤس کی ڈکشنری میں ہے لیکن اس ہاؤس کو آپ بھی اور ہم بھی انشاءاللہ قانون کے دائرے میں رہ کر چلائیں گے اور ہر قسم کی آراء کو خوش آمدید کہیں گے تاکہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ ہو اور ماضی کے 8 سالوں کے اندر جو کچھ ہوا تاریخ اس کا خاتمہ تو نہیں کر سکے گی لیکن کم از کم ہم اس کو compensate کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں اب 4/5 جو ہمارے issue ہیں ان کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ بغیر الزام تراشی یہ میری اور اس معزز ہاؤس میں بیٹھنے والے بہن بھائیوں کی بھی observation ہے کہ کرپشن 60 سالوں میں رہی اور اس میں کوئی دو رائے نہیں۔ اگر میں یہ کہوں تو یہ غلط نہیں ہو گا کہ it was only question of variance in degree لیکن کرپشن رہی اور احتساب کا نظام کوئی خاص شفاف نہ بن سکا، transparent نہ بن سکا۔ ان 60 سالوں میں، میں تاریخ کے ان اوراق میں نہیں جاؤں گا بلکہ میں ایک عمومی بات کر رہا ہوں۔ اگر میں یہ کہوں تو یہ غلط

نہ ہو گا کہ ان آٹھ سالوں میں کرپشن کے pool میں جتنے منوں مٹی کرپشن بھری گئی اس کی پاکستان کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ غریب عوام کے پیسوں کو جس طرح لوٹا گیا اور غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی کو جس طرح برباد کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر قوم کو ان حقائق کا پتا چلے، جو کہ چلے گا کیونکہ میری اور اس ایوان کی ذمہ داری ہے کہ حقائق آپ کے سامنے لے کر آئیں، حقائق عوام کے سامنے پیش کریں اور پھر عوام اس کا فیصلہ کریں۔ ہم نے مل کر کمیٹیاں بنائی ہیں اور مزید بنائیں گے اور جو احوال ان آٹھ سالوں کے گزرے ہیں وہ پوری قوم کے سامنے لے کر آئیں گے لیکن اس کا انصاف کے ساتھ ضرور فیصلہ کریں گے، قانون کے مطابق ضرور فیصلہ کریں گے لیکن اس کے اوپر ہم ڈھنڈورا نہیں پیٹیں گے۔ ہم آگے چلیں گے کیونکہ جو اقوام رک جاتی ہیں، وقت کبھی نہیں رکتا اور وہ چلتا رہتا ہے۔ آج وقت بہت تیزی کے ساتھ چل رہا ہے اور ہمیں وقت کے ساتھ چلنا ہو گا۔ تعلیم کے میدان میں ہمیں انقلابی اقدامات کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ سے میٹنگ کی آج اور کل بھی مزید میٹنگز کریں گے اور ہماری حکومت انشاءاللہ بجٹ لے کر آئے گی لیکن میں اس کے خدوخال بتانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا اور اس حکومت کا کس direction میں سفر جاری ہے کہ اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ ہماری 3 ترجیحات کیا ہیں تو میں سب سے پہلے کہوں گا کہ انصاف۔ میں لندن میں یہ بات کرتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ آپ انصاف کی یہ بات کس طرح کرتے ہیں کیونکہ جب تک قوم میں شعور نہیں آئے گا، تعلیم نہیں آئے گی تو لوگوں کو انصاف کا شعور کیسے آئے گا تو میں نے یہ کہا کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ ان دونوں کو parallel چلائیں تب یہی بات بنتی ہے کیونکہ کوئی قوم انصاف کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو یاد کریں کہ کفر کی حکومت تو زندہ رہ سکتی ہے لیکن ناانصافی کی حکومت زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر جب تک انصاف قائم نہ ہو تو کہاں کی تعلیم، کہاں کا علاج، کہاں کی زراعت، کہاں کی صنعتی ترقی اور کہاں کے ہمارے سوشل سیکٹرز؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ عدلیہ نمبر 1 ہماری priority ہو گی اور اس کے ساتھ parallel تعلیم کو ہم promote کریں گے اور خدا گواہ ہے کہ اگر 60 سالہ دور میں کبھی پاکستان میں آئین کے مطابق ایمرجنسی لگانے کا وقت تھا اور ہے تو وہ تعلیم کے میدان میں ہے کہ تعلیم کے میدان میں ہمیں ایمرجنسی لگانی ہو گی اور قوم کی ایک ایک پائی اس مقصد کے لئے استعمال کرنا ہو گی اور پوری توانائیاں وہاں جھونکنی ہوں گی کہ جب تک ہم تعلیم عام نہیں کریں گے اور اندھیروں

کو روشنیوں میں نہیں بدلیں گے اور مہران کی وادیوں اور سنگلاخ پہاڑوں میں جب تک ہم تعلیم کی روشنی نہیں لے کر جائیں گے تو پاکستان صحیح معنوں میں ایک ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا۔اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم تعلیم کے میدان کو انصاف کے ساتھ اپنی priority دیں گے۔

جناب سپیکر! انصاف کے حوالے سے Lower Judiciary کو ہم باقاعدہ لاء منسٹری کے ساتھ مل کر مشورہ کر کے قانون کے مطابق عدالت عالیہ سے بات کریں گے اور Lower Judiciary کی reforms کو لے کر آئیں گے۔1884 میں ہندوستان میں ایک جج کی 4ہزار روپے تنخواہ تھی جب 1997 میں ججوں کی تنخواہیں بڑھائی گئیں تو اس وقت 17ہزار روپے تھی تو اندازہ کیجئے کہ انگریز جانتا تھا کہ کس طریقے سے انصاف کا تعلق عوام کے دل کے ساتھ ہے، ان کے خون کے ساتھ ہے تو چار ہزار اور 90 کی دہائی میں 17ہزار اور آج جا کر وہ 80ہزار یا ایک لاکھ روپیہ بنی ہے تو اسے بھی ہمارے دور میں بڑھایا گیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں پر انقلابی اقدامات کرنا ہوں گے۔جتنا مرضی آپ قابل جج لے آئیں اور خدا کے بہت سے بندے اس دھرتی میں بستے ہیں جو کہ آج بھی ایمانداری سے رزق حلال کماتے ہیں لیکن

We must not have access to the rules it must be known.

یہ عام thumb rule ہونا چاہئے کہ ہر آدمی کو آپ اس طرح کا نظام دیں، اس طرح کا ماحول دیں کہ وہ بلا خوف و خطر کسی طرح کی attraction یا ورغلانے کے باوجود وہ انصاف کر سکے تو ہمیں ان کے معاشی نظام کو بہتر کرنا ہوگا۔ Lower Judiciary کی ہمیں تنخواہیں بڑھانا ہوں گی اور ساتھ ساتھ وہاں civil side پر اور criminal side پر فیصلے کرنا ہوں۔ اعلیٰ قسم کے competent judges آئیں جہاں پر کوئی سیاسی مداخلت نہ ہو اور وہ شفاف طریقے سے ہوں۔مرحومہ بے نظیر اور میاں محمد نواز شریف نے 16۔جولائی 2006 کو لندن میں چارٹر آف ڈیموکریسی کے تحت فیصلہ کیا تھا جس کے مطابق ہم نے ججوں کی تعیناتی کا clear cut ایک road map دیا ہے اگر ہم اس کو اپنا لیں گے تو خدا کے فضل و کرم سے پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہو گی اور انصاف کا بول بالا ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد تعلیم کا میدان ہے۔میں جب دس بارہ سال پہلے قصور کے ایک گاؤں میں گیا تو میں نے ایک بچے سے پوچھا کہ بیٹا بتاؤ کہ پاکستان کا دارالخلافہ کون سا ہے؟ یقین کیجئے وہ میرا بیٹا ہے اس نے کہا کہ

انکل "کشمیر"۔ مجھے بڑا افسوس ہوا وہ کچا سکول تھا۔ آپ ایچی سن کالج میں جائیں تو چھٹی سکول کا بچہ کمپیوٹر گیمز کھیلتا ہے، کمپیوٹر پر اپنے سارے mathematics کرتا ہے، کمپیوٹر پر نیو یارک اور لندن کی خبر لے کر آتا ہے۔ یہ ہے وہ نظام جس نے پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک کثیر آبادی جو گلیوں، محلوں، دیہاتوں اور گاؤں میں رہتی ہے اور وہ خوبصورت بچے جو بڑے ذہین اور قابل ہیں لیکن ان کے چہرے مٹی سے اٹے ہوئے ہیں کہ ان کے والدین کے پاس ان کی پڑھائی کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ چیف منسٹر ہاؤس بنانے کے لئے اربوں روپیہ ہے، بلٹ پروف گاڑیوں کے لئے اربوں روپیہ ہے، وی وی آئی پی جہازوں کے لئے اربوں روپیہ ہے، مشرف کے باہر کے سفروں کے لئے اربوں روپیہ ہے لیکن غریب کے بچے کی تعلیم کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

آوازیں: شیم، شیم۔۔۔

وزیراعلیٰ: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کا فیصلہ ہے۔ یہ اس معزز ایوان کا فیصلہ ہے اور یہ coalition party کی حکومت کا فیصلہ ہے کہ آج کے بعد پنجاب کے اندر ہر پروفیشن کالج اور یونیورسٹی میں، چاہے وہ میڈیکل کالج ہو، انجینئرنگ یونیورسٹی ہو یا کسی اور شعبے کی یونیورسٹی اور کالج ہو کوئی بچہ چاہے وہ رحیم یار خان کے گاؤں میں ہو، ڈیرہ غازی خان میں یا مظفر گڑھ میں یا بہاولنگر میں یا گجرات میں یا فیصل آباد کے گاؤں میں ہو یا شہر کا ہو جس کسی بچے یا بچی کو کسی بھی پروفیشن کالج یا یونیورسٹی میں میرٹ پر داخلہ مل جائے اور اگر اس کے ماں باپ کے پاس وسائل نہ ہوں تو پنجاب حکومت اس کی پوری کفیل ہو گی اور اس کو پورا فائدہ پہنچائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ ایچی سن کالج میں کمپیوٹر کے ساتھ پڑھائی ہوتی ہے، تمام گرائمر سکولوں میں کمپیوٹر کی پڑھائی ہوتی ہے، تمام پرائیویٹ سکولوں میں، تمام نہیں کچھ سکولوں میں کمپیوٹر کی پڑھائی ہوتی ہے ہمارے پنجاب میں جو ہائی سکول ہیں ان کی تعداد چار ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ میں نے کل پتا کیا تو پتا چلا کہ صرف پانچ سو سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے اور یہ جو پروگرام چلتے ہیں میں بھی جانتا ہوں، دوست محمد کھوسہ بھی جانتے ہیں، راجہ ریاض بھی جانتے ہیں اور مخدوم احمد محمود بھی جانتے ہیں یہ تمام میرے بھائی اور بہنیں جانتی ہیں کہ ایسے ایسے پروگرام میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ یہ پروگرام ورلڈ بنک سے آئے یا پاکستان کے اپنے وسائل سے آئے ہوں وہاں پر جب پوچھا کہ جناب! اس پروگرام میں کتنی کتابیں دی گئیں؟ تو پانچ فیصد، ان کو پنسلیں کتنی دی گئیں تو پتا چلا

کہ دو فیصد، پوچھا گیا کہ لنچ کے لئے کتنا انتظام کیا گیا تو وہ تین فیصد اور اس سکول کے پراجیکٹ کے لئے گاڑیاں کتنی خریدی گئیں؟ سو فیصد۔ گاڑیاں سو فیصد کتاب پانچ فیصد، پنسلیں پانچ فیصد۔

آوازیں: شیم، شیم۔۔۔

وزیراعلیٰ: جب یہ ہو گا تو پھر ہم کہیں کہ پاکستان ترقی کیوں نہیں کر سکا؟ یہ کسی کا قصور نہیں ہمارا اپنا قصور ہے۔ پنجاب کی حکومت کی تحویل میں جو چار ہزار پبلک سکول ہیں میں اور یہ ایوان آپ سے وعدہ کرتا ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد اگلے سال کے آخر سے پہلے ان تمام سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم شروع کر دی جائے گی۔ بجٹ پیش کریں گے میرے محترم بھائی جو بڑے قابل وزیر خزانہ ہیں میں صرف out line یہاں پر پیش کروں گا۔ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ آج پوچھیے کہ کن لوگوں نے دو سو ڈالر پر گندم export کی اور چار سو، ساڑھے چار سو ڈالر پر import کی؟ آج میرے کسان بھائی یہاں بیٹھے ہیں وہ بتائیں گے کہ اس مرتبہ گندم کا جھاڑ ماضی کے مقابلے میں نصف سے کم تھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

وزیراعلیٰ: جناب سپیکر! پانی نہیں ہے، کھاد بہت مہنگی ہے، بجلی میسر نہیں ہے۔ ٹیوب ویل کہاں سے چلیں گے؟ کھالوں میں پانی کہاں سے آئے گا؟ بیج اور ادویات جعلی ہیں، میں ایک گنہگار بندہ ہوں میں اس بات کا credit نہیں لیتا لیکن یہ ایوان گواہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہم نے پچھلے دور میں زمینداروں کے لئے، اپنے کھلیانوں کے لئے جعلی ادویات کا خاتمہ کر دیا تھا۔ میں نے سنا ہے کہ جعلی ادویات دوبارہ آ چکی ہیں۔ میں آپ سے اس ایوان کے behalf پر، میرے بھائی اگر مجھے اجازت دیں گے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ تین مہینے سے پہلے پہلے انسانوں کے لئے بھی اور کسانوں کے لئے بھی جعلی ادویات کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم زراعت کی مد میں کیا کیا انقلابی اقدامات کر رہے ہیں وزیر خزانہ اپنی بجٹ تقریر میں بتائیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔

ایک معزز ممبر: پہلے لوٹ کھسوٹ ختم کریں گے۔

وزیراعلیٰ: جناب سپیکر! اذکر تو میں نے کر دیا ہے، انشاء اللہ اب بھی کریں گے اور آواز کے ساتھ آواز ملائیں گے اور لوٹ کھسوٹ کا بازار بند ہو گا اور انشاء اللہ ضرور ختم کریں گے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ

پاکستان کی معیشت کا جو منبع ہے وہ زراعت ہے۔ پاکستان خلیج کے لئے اور middle east کے لئے گرین باسکٹ بن سکتا تھا، یہ قدرت نے پاکستان کو انعام دیا تھا۔ ہم جغرافیائی حالت میں اس طرح سے تھے جس طرح ہالینڈ۔ وہاں سے ہر روز تازہ پھولوں کے جہاز چلتے ہیں اور وہ جہاز پھول لے کر middle east، دبئی، ابوظہبی اور جدہ جاتے ہیں۔ ان کی اربوں ڈالر کی exports ہیں۔ مجھے بتائیے کہ کیا ہالینڈ میں زیادہ پانی موجود ہے، کیا ان کی آبادی پاکستان سے زیادہ ہے، کیا ان کے کھیت پاکستان سے زیادہ زرخیز ہیں؟ نہیں نہیں، ہم میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے، ہم ان سے ہر چیز میں بہتات میں ہیں، صرف ایک چیز کی کمی ہے the will to work

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے راستہ وہیں سے نکلے گا
اے وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

میرا ایمان ہے کہ پاکستان، ٹھیک ہے پلوں سے بہت پانی بہہ گیا ہے لیکن پاکستان ابھی بھی اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ زراعت میں ہم انقلابی اقدامات کر کے پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک زرعی ملک بنا سکتے ہیں جو زندگی بھر exporter ہوگا، کبھی importer نہیں ہوگا۔ دیکھئے! آسٹریلیا میں کتنی بار انہوں نے گندم import کی، امریکہ میں کتنی بار گندم import کی؟ کیا ہم ہی ہیں کہ قدرتی حالات کی وجہ سے کبھی گندم کم ہوتی ہے، کبھی زیادہ ہوتی ہے، کبھی کاٹن کم ہوتی ہے، کبھی زیادہ ہوتی ہے؟ نہیں۔ جناب! یہ کمی ہم میں ہے۔ انسان نے تو آج چاند پر کمند ڈال لی ہے وہ آج مریخ پر پہنچ گیا ہے۔ ہم آٹھ سال تک وردی، وردی اور وردی کرتے رہے اگر یہی توانائی بھاشا ڈیم پر لگاتے تو چھ سال میں یہ ڈیم بنتا۔ یہ مٹی کے ساتھ، گارے کے ساتھ اور اینٹوں کے ساتھ چھ سال میں بنتا اور یہ بنیادی طور پر ایک آبپاشی کا ڈیم تھا تو میرے یہاں پر بیٹھے کسان بھائی کبھی پانی کا گلہ نہ کرتے۔ آج پوچھئے، یہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ پانی نہیں ہے۔ ٹیلوں میں پانی تو دور کی بات ہے عام جگہوں پر پانی موجود نہیں ہے۔ کس طرح کاشت کریں گے؟ زمینیں بنجر ہو رہی ہیں۔ یہ ہے سب سے بڑا جرم جنرل مشرف کا جس نے پاکستان کو اس کے حق سے محروم کیا اور کہا کہ خزانے بھرے ہوئے ہیں اگر خزانے بھرے ہوتے تو پھر بھاشا ڈیم بناتے۔ اسے پہلے دن شروع کر دیتے اور اس کا سنگ بنیاد رکھتے تو آج پانی

کا مسئلہ نہ ہوتا۔ بھاشا ڈیم سے 2500 میگا واٹ بجلی پیدا ہو رہی ہوتی، آج یہاں زراعت تباہ نہ ہوتی، صنعت تباہ نہ ہوتی، تجارت تباہ نہ ہوتی، سکول اندھیرے نہ ہوتے، ہسپتال اندھیرے نہ ہوتے بلکہ آج وہاں پر اجالے ہوتے۔ مریض بجلی نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن ٹیبل کے اوپر سسک سسک کر دم نہ توڑتا، پاکستان میں کتنے ہسپتال ہیں پبلک سیکٹر کو چھوڑیں، سرکاری ہسپتالوں کو چھوڑیں، پرائیویٹ ہسپتال کتنے ہیں جہاں پر جنریٹر لگے ہوئے ہیں؟ وہ پچاس فیصد بھی نہیں ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی کوتاہی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے اندر نہروں پر ساڑھے تین سو میگا واٹ پن بجلی کی potential ہے۔ یہ آٹھ سال بہت نعرے لگاتے رہے۔ فنانس منسٹر آپ کو بتائیں گے کہ اڑھائی ارب روپیہ سابقہ سال جولائی سے لے کر نومبر تک اپنی ذاتی تشہیر پر خرچ کیا گیا۔ ان کو خدا کا خوف نہیں آیا۔ اڑھائی ارب روپوں سے ان ہزاروں مریضوں کا علاج ہو سکتا تھا جو تڑپ تڑپ کر جان دے گئے۔ کتنے وہ محروم بچے ہیں جو کہ برطانیہ کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل نہ کر سکے جو کہ gold medalists تھے۔ آٹھ سالوں میں اس ملک کے اندر یہ ظلم ہوا ہے کہ اڑھائی ارب روپیہ ذاتی تشہیر پر خرچ کر دیا گیا۔ یہ ساڑھے تین سو میگاواٹ جو ہمارے پنجاب میں بجلی پیدا کرنے کا potential ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم جان لڑادیں گے مگر پنجاب میں ساڑھے تین سو میگاواٹ بجلی پیدا کریں گے اور اندھیروں میں کمی لے کر آئیں گے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی طرح سے ہمارے علاج معالجے کا نظام بھی تباہ ہو چکا ہے۔ اس پر بھی ہم بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ بہت عمدہ پالیسی لے کر آئیں گے۔ اس ایوان کے اندر مشاورت ہو گی تاکہ اس صوبے کے آٹھ کروڑ عوام کو فائدہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ امیر کے بیٹے کا، اشرافیہ کا تو پاکستان کے اندر اعلیٰ ترین ہسپتالوں میں مفت علاج ہو، شمالی امریکہ اور لندن میں مفت، سرکاری اخراجات سے علاج ہو لیکن غریب لوگ سسک سسک کر مر جائیں، ان کو جعلی دوائی بھی نہ مل سکے۔ انشاء اللہ ہمارا یہ آپ سے وعدہ ہے کہ ہم ایک مربوط سکیم لے کر آئیں گے۔ ہم راتوں رات تو اس صورتحال کو نہیں بدل سکتے لیکن بتدریج اس میں بہتری لائیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے کہ انشاء اللہ یہ پورا ایوان دن رات محنت کرے گا، حکومت دن رات محنت کرے گی اور بہتر نتائج عوام کے سامنے آئیں گے۔ ہمیں اڑھائی ارب روپے کی publicity کی قطعاً ضرورت نہیں ہو گی۔ وہ اڑھائی ارب روپے ہم عوام کی مجبوریوں کو خوشیوں میں بدلنے کے لئے استعمال کریں گے۔ عوام خود اس بات کی گواہی

دیں گے کہ یہ حکومت ٹھیک کام کر رہی ہے یا غلط کام کر رہی ہے پھر جو عوام کا فیصلہ ہو گا ہم اس کے آگے سر جھکا دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس وقت غریب آدمی کی زندگی اجیرن ہے۔ مہنگائی نے اس کو مار رکھا ہے۔ بجلی ان پر بجلی بن کر گر رہی ہے۔ آج اس گرمی کے عالم میں جب ہم اس ٹھنڈے ہاؤس میں تقاریر کرتے ہیں، ہمیں اس آدمی کا، اس محترمہ کا خیال کرنا ہو گا جو کہ ایک کمرے میں پنکھا بھی نہیں چلا سکتی اور گرمی نے ان کے پسینے چھڑا دیے ہیں۔ خوف کے مارے نہیں بلکہ مجبوری اور بھوک کے باعث ان پر زندگی تنگ ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تنخواہ دار طبقہ بد حالی کا شکار ہے۔ آج چھ ہزار روپے میں کوئی آدمی عزت کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ پانچ افراد کا کنبہ کہاں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوائے گا۔ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ دو سو روپے میں اپنے بچوں کو جرابیں لے کر دینی ہیں، کتاب لے کر دینی ہے، بنیان لے کر دینی ہے، بیٹی کے لئے دوائی لے کر آنی ہے، کمرے کا کرایہ دینا ہے، چولہا جلانا ہے یا کہ آٹا لے کر آنا ہے۔ ہم نے meetings کی ہیں، ہم اگلے بجٹ میں اس حوالے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک مربوط اعلان کریں گے۔

جناب سپیکر! اساتذہ ہمارے لئے محترم ہیں۔ وہ ہمارے سروں کے تاج ہیں کیونکہ انھوں نے اس قوم کے بچوں کو معمار بنانا ہے۔ ان محترم اساتذہ کرام کو ہم نے ترغیب دینی ہے، ان کو اعلیٰ ٹریننگ بھی دینی ہے۔ ہم نے meetings کی ہیں۔ وزیر خزانہ صاحب اس حوالے سے اعلان کریں گے تاکہ قوم کے بچوں کو تعلیم ملے، صحیح استاد سکولوں میں میسر آ سکیں اور گھوسٹ سکولوں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے۔ اسی طرح مزدور جس کی وجہ سے چمنیوں سے دھواں نکلتا ہے۔ کسان جو کہ دہقانوں میں جا کر گندم اگاتا ہے، اجناس اگاتا ہے لیکن آج بھی اس کا پاؤں زخمی ہے اس لئے کہ اس کے پاؤں میں چپل نہیں ہے۔ ہم نے اس کا بھی بدن ڈھانپنا ہے۔ ان تمام معاملات کے بارے میں ہم بجٹ کے اندر انقلابی تجاویز لے کر آئیں گے تاکہ جو کچھ ہمارے وسائل ہیں وہ اس قوم کے حوالے کر سکیں۔

جناب سپیکر! جب تک تھانوں کے اندر ظلم ختم نہیں ہو گا، انصاف نہیں ملے گا، یہاں پر اس ایوان سے باہر آئی۔ جی پنجاب بیٹھے ہیں، چیف سیکرٹری بیٹھے ہیں، دونوں بڑے فرض شناس آفیسر ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایوان، حکومت مل کر اس بات کا انتظام کرے گی کہ تھانوں میں

ہونے والے ظلم ختم ہوں اور لوگوں کو انصاف ملے۔ وزیراعلیٰ ہاؤس میں ایک شکایات سیل ہوگا۔ خالی نمود و نمائش کے لئے نہیں بلکہ عملی طور پر کام ہوگا۔ اس شکایات سیل میں آنے والا سائل اس وقت تک گھر نہیں جائے گا جب تک کہ اس کی درخواست یا فریاد پر وہ cell کوئی فیصلہ نہیں کرتا، اس پر خاطر خواہ جواب نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اس زبوں حالی کو ہم نے خوشیوں میں بدلنا ہے۔ ناامیدی کی کوئی بات نہیں۔ ماؤزے تنگ نے کہا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی گینتی لے کر پہاڑ کاٹ رہا تھا۔ اسے کسی نے کہا کہ تم گینتی سے پہاڑ کیوں کاٹ رہے ہو؟ تو اس نے کہا کہ روشنی نہیں آتی اس لئے میں پہاڑ کو ہٹا رہا ہوں۔ اس نے کہا بابا جی! آپ کی قبر میں ٹانگیں ہیں جبکہ آپ گینتی سے پہاڑ کو کاٹ رہے ہیں۔ یہ تو برسوں کا کام ہے، اس پر سینکڑوں سال لگیں گے۔ اس نے کہا کوئی بات نہیں۔ میں گینتی سے پہاڑ کاٹ رہا ہوں۔ جب میرا وقت پورا ہو جائے گا تو یہ گینتی میرا بیٹا چلائے گا۔ جب اس کا وقت پورا ہوگا تو اس کا بیٹا چلائے گا۔ جب اس کا وقت پورا ہوگا تو اس کا بیٹا چلائے گا تاوقتیکہ یہ پہاڑ ختم ہو جائے گا اور روشنی کی کرنیں ہمارے گھروں میں آئیں گی۔ ہم بھی وہ کرنیں پاکستان، اور پنجاب میں لے کر آئیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں ان الفاظ کے ساتھ قاسمی صاحب کے اشعار پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

ان اندھیروں میں بھی منزل تک پہنچ سکتے ہیں ہم
جگنوؤں کو راستہ تو یاد ہونا چاہئے
خواہشوں کو خوبصورت شکل دینے کے لئے
خواہشوں کی قید سے آزاد ہونا چاہئے
ظلم بچے جن رہا ہے کوچہ و بازار میں
عدل کو بھی صاحب اولاد ہونا چاہئے

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انھیں جناب آصف علی زرداری کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔

وزیر اعلیٰ: بڑی مہربانی۔ میں نے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا نام لیا ہے، جناب آصف علی زرداری کا نام لینا میں بھول گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ بھول کی کوئی سزا نہیں ہونی چاہئے۔ جناب آصف علی زرداری کی leadership اور ان کی forward looking approach کے تحت آج یہ حکومت قائم ہے۔ مرکز میں بھی ہم وہاں پر سرکاری بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی مشترکہ کاوشوں اور joint leadership کے تحت پاکستان ضرور ان hindrances سے نکلے گا اور ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

منتخب وزیر اعلیٰ کو مبارکبادیں

جناب سپیکر: راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ایک تاریخی دن ہے۔ آج حق کی فتح ہوئی ہے اور آمریت کو شکست ہوئی۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے، پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری کی طرف سے، پاکستان پیپلز پارٹی کی پوری قیادت کی طرف سے، پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام منتخب نمائندوں کی طرف سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکروں کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف کو دوسری دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ میاں شہباز شریف کا تجربہ، good governance جو پچھلے دور میں لوگوں نے دیکھی یقیناً وہ اس صوبے کی بہتری اور خوشحالی کے لئے مددگار ثابت ہوگی۔ آج اگر یہ اسمبلیاں قائم ہوئی ہیں، آج اگر جمہوریت کی فتح ہوئی ہے تو اس میں سب سے بڑی قربانی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی ہے۔ جنھوں نے انتہائی عقل مندی اور دور اندیشی کے ساتھ پرویز مشرف کی وردی اُتروائی اور اس ملک میں الیکشن بھی کروائے۔ انہوں نے اپنی جان کی قربانی دے کر ان اسمبلیوں کو وجود دیا۔ آج اگر ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں تو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں محترم میاں محمد نواز شریف، ان کی تمام قیادت، مسلم لیگ کے منتخب نمائندوں سے لے کر ورکرز تک سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج یہ ثابت ہو گیا کہ حق کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ باطل اور آمریت کبھی ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔ اس ایوان میں اسی طرح سیٹوں پر سابق حزب اقتدار والوں کو جگہ نہیں

ملتی تھی اور وہ اپنے اقتدار کے نشے میں مشرف کے نعرے لگاتے تھے۔ وہ اقتدار کے نشے میں مشرف کو دس دفعہ کامیاب کرانے کی بات کرتے تھے لیکن آمروں کا ساتھ دینے والوں کا آج حال دیکھ لیں کہ آج پوری قوم نے انھیں reject کر دیا ہے۔ پوری قوم نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ "مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے، غدار ہے"۔

جناب سپیکر! قوم کے اس فیصلے کا ہم نے احترام کیا، قوم کے اس فیصلے کو ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد نواز شریف نے تسلیم کرتے ہوئے پنجاب اور مرکز میں مخلوط حکومتیں بنائیں حالانکہ دونوں سیاسی جماعتیں ماضی میں مخالف جماعتیں رہی ہیں، بہت سے میدانوں میں ہم ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہوئے، مقابلہ کیا لیکن آج عوام کے mandate کا احترام کرتے ہوئے صوبہ پنجاب اور مرکز میں مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت قائم ہے۔ پنجاب میں مخلوط حکومت کو کامیاب کرنے کے لئے اور مضبوط کرنے کے لئے ہم نے وزارتوں سے استعفے نہیں دیئے۔ اگرچہ مرکز میں مسلم لیگ (ن) نے کچھ وجوہات کی وجہ سے وزارتوں سے استعفیٰ دیا لیکن ہم پنجاب حکومت کی مضبوطی کے لئے، ان کے ساتھ شانہ بشانہ چلتے ہوئے وزارتوں پر قائم رہے۔

جناب سپیکر! آپ کو علم ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے لئے وزارتیں کوئی نئی چیز نہیں اور نہ ہی کوئی اہمیت رکھتی ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ جو آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں انھوں نے ضیاء الحق کے مارشل لاء سے لے کر 18۔ فروری تک آمروں کے خلاف لڑائی لڑی ہے۔ ان کو وزارتوں کی جس طرح offers ہوئی ہیں وہ پوری قوم کے علم میں ہے لیکن ہم نے ہمیشہ جمہوریت کے لئے جدوجہد کی، آمریت کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے ہمیشہ آمریت کے تحت ملنے والی وزارتوں کو ٹھکرایا اور کہا کہ ہمیں ایسی وزارتیں نہیں چاہئیں، ہم ایسی وزارتوں پر لعنت بھیجتے ہیں جو کہ ایک آمر کے ذریعے ہمیں ملیں۔

جناب سپیکر! چونکہ وقت کافی ہو چکا ہے اس لئے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ میں میاں محمد شہباز شریف کو ایک دفعہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ صوبہ پنجاب کے اندر یہ مخلوط حکومت کامیاب ہوگی۔ ہم وفاقی حکومت کو یہ پیغام بھیجیں گے کہ جس طرح صوبہ پنجاب کے اندر مخلوط حکومت کامیاب ہے اسی طرح آپ بھی مرکز میں مل کر چلیں۔ انشاء اللہ ہم یہاں سے یہ پیغام بھیجیں گے۔ میاں محمد شہباز شریف نے آج ماشاء اللہ اس صوبے کی بہتری کے لئے بہت سے

اقدامات اٹھانے کی بات کی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے تمام منتخب نمائندے، پنجاب کی آٹھ کروڑ عوام میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں، ہمارا بھرپور تعاون ان کے ساتھ رہے گا۔ میں میاں محمد شہباز شریف سے کہوں گا کہ میاں صاحب! اس صوبے میں صحت، تعلیم، انصاف کے لئے جدوجہد کریں۔ اس صوبے میں بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اس صوبے میں انصاف مہیا کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اس صوبے میں لاقانونیت کو ختم کرانے کے لئے قدم بڑھائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بہت بہت۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے پانی کے حوالے سے بات نہیں کی۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت پنجاب کا ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ پچھلے آٹھ سالوں کے دوران پورے پاکستان میں ایک watt بجلی بھی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ جس طرح میاں محمد شہباز شریف نے کہا کہ صوبائی حکومت نے پچاس ڈیمز بنانے تھے اور آٹھ سالوں میں ساڑھے چھ سو میگاواٹ بجلی پیدا کرنی تھی لیکن ایک ڈیم بھی شروع نہیں کیا گیا۔

آوازیں: شیم، شیم۔

راجہ ریاض احمد: سابق حکمرانوں نے "خوشحال پاکستان" کا نعرہ لگایا مگر آٹا نہیں ملا۔ "سرسبز پاکستان" کا نعرہ لگایا گیا لیکن کھیتوں میں پانی نہیں ہے۔ جناب! انھوں نے "روشن پاکستان" کا نعرہ لگایا لیکن لوگوں کو بجلی میسر نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے انتقام نہیں لینا۔ بالکل جناب! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بہت اچھی تجویز ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ میری اگلی بات سن لیں پھر آپ کو میری تجویز اچھی نہیں لگے گی۔ ہم نے انتقام نہیں لینا لیکن جنہوں نے آٹھ سال اس صوبے کو لوٹا ہے ہم نے ان کو چھوڑنا بھی نہیں ہے۔ آٹھ سالوں میں اربوں، کھربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے۔ وہ پنجاب کے غریب عوام کا پیسا تھا۔ آج اگر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کی مخلوط حکومت ان کا احتساب کرتی ہے تو وہ کہیں گے کہ جی یہ سیاسی انتقام ہے۔ اگرچہ وہ یہ کہتے رہیں کہ یہ سیاسی انتقام ہے۔ ہم سیاسی انتقام نہیں لیں گے بلکہ ایک ایسا transparent system بنائیں گے کہ جنہوں نے اس صوبے کا پیسا لوٹا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان سے یہ پیسا میاں صاحب کی قیادت میں ہم واپس لیں گے۔ بہت مہربانی، شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مخدوم سید احمد محمود!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بہت مختصراً مبارک باد پیش کروں گا۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کی فضیلت کی وجہ سے آج پنجاب میں جبر کا دور ختم ہوا اور جمہوری دور کے تقاضوں کے تحت حق دار کو اس کا حق ملا۔ میں یہاں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ پنجاب کے عوام خوش نصیب ہیں کہ آج کے اس مشکل ترین دور میں ان کو میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میسر آئی ہے۔ اس قیادت کے لئے لوگوں نے بڑا انتظار کیا ہے اور اس قیادت سے ان کو بہت ساری امیدیں بھی وابستہ ہیں۔ میاں صاحب نے اپنی مفصل speech میں اپنا vision بیان کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا vision، good governance پر based ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ vision آئندہ آنے والے چند ماہ میں کامیاب نہ ہو۔ مجھے بھی ان سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں جیسا کہ پنجاب کے ہر شخص کو ہیں۔ میں صرف یہ عرض کر دوں کہ میاں صاحب نے انصاف کی بات کی ہے۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور میں چاہوں گا کہ فنڈز کی تقسیم میں بھی انصاف کیا جائے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان میں تو چار گرلز ڈگری کالج قائم ہیں۔ ہماری آبادی سے ملتا جلتا ضلع گوجرانوالہ ہے اور میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں کتنے ڈگری کالج عورتوں کے موجود ہیں۔ اگر گوجرانوالہ میں سولہ ہیں تو جب تک رحیم یار خان میں بھی سولہ کالج قائم نہیں ہوں گے تو انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں تو میری گزارش صرف یہی ہے کہ جب انصاف ہو تو پھر تمام شعبوں میں ہو اور فنڈز کی تقسیم میں بھی ہو۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! مطالبات بعد میں کر لیں جو بات پہلے کرنے والی ہے وہاں تک ہی محدود رہیں۔

مخدوم سید احمد محمود: جناب والا! آپ ہی بتادیں میں کیا کہوں؟ راجہ صاحب کو بھی آپ ہی نے بتایا تھا وہ تو بیٹھ چکے تھے۔ میں یہاں پر صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کو اب صبر کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ جو coalition ہے اس کے بعد پھر کچھ نہیں ہے۔ اس وقت پاکستان کی باگ ڈور پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی اور ہم جیسی چھوٹی جماعتوں نے سنبھال لی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ فیل ہو جائے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ عوام اس سے بے زار ہو جائیں۔ خدا نخواستہ لوگ اگر اس لیڈر شپ سے بیزار ہوئے تو پیچھے پھر کچھ نہیں ہے، پیچھے تو مافیا ہے۔ ہم نہیں

چاہتے کہ یہ ملک اور صوبہ پھر سے مافیا کے ہاتھ میں چلا جائے اس لئے اس coalition پر نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے ان کو کامیاب ہونا پڑے گا اور یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ لیڈرشپ کامیاب نہ ہو کیونکہ خدانخواستہ اگر یہ کامیاب نہیں ہوتے تو یہ فیل نہیں ہوں گے بلکہ پاکستان فیل ہوگا۔ لہذا ان کو اپنی دیانت داری سے، ایمانداری سے اور محنت سے کام کرنا پڑے گا۔ عوام بڑی سمجھ دار ہے اگر وہ یہ دیکھے گی کہ ہماری نیت صاف ہے تو وہ ہماری کوتاہیوں کو بھی معاف کر دے گی لیکن اگر خدانخواستہ ہم عوام کو یہ یقین دلانے میں کامیاب نہ ہو سکے کہ ہم عوام کو کچھ deliver نہیں کر پا رہے تو پھر ہم سب کا اللہ حافظ ہے۔ لہذا یہ جو good governance کا vision ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہم سب کو صبر کرنا پڑے گا اور مہنگائی کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ بے روزگاری کو برداشت کرنا پڑے گا، ناانصافی کو برداشت کرنا پڑے گا اس coalition کے پاس کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے کہ یہ پچھلے ساٹھ سال کا ملبہ یکدم صاف کر کے عوام کی دہلیزوں پر سونے کی تھالیاں بچھا دیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے ایوان سے یہ گزارش ہے کہ ہم سب کو صبر کرنا پڑے گا، صبر کا دامن ہاتھ میں پکڑے رہنا ہوگا اور اس coalition کی کامیابیوں کے لئے دعاگو ہونا پڑے گا۔ جہاں تک (ق) لیگ کا تعلق ہے میں تو اس جماعت کو سیاسی جماعت ہی تسلیم نہیں کرتا۔ وہ تو ایک انتظامی جماعت تھی اور انتظامی طور پر بنائی گئی تھی جس کا اب انتظام ختم ہو چکا ہے۔ جس طرح وہ آج اس ایوان میں دکھائی نہیں دے رہے میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اس کو آپ ایک عادت بنا لیں، انشاء اللہ آئندہ آنے والے وقتوں میں وہ نہ عوام میں دکھائی دیں گے اور نہ ہی اس ایوان میں دکھائی دیں گے۔ لہذا (ق) لیگ سے ہمارا کوئی مقابلہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مقابلہ ان تمام خامیوں، برائیوں اور کمزوریوں سے ہے جس کا ذکر خود میاں محمد شہباز شریف نے اپنی مفصل تقریر میں کیا۔ میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے راجہ ریاض صاحب کو ایک دفعہ پھر بطور سینئر منسٹر حلف اٹھانے پر پیشگی مبارکباد دیتا ہوں اور یہ بھی امید کرتا ہوں کہ یہ اپنی لیڈرشپ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران کو، وزراء کو خود مطمئن کرنے کی ذمہ داری اٹھائیں گے۔ بجائے اس کے کہ ان کے ممبران کی ذمہ داری میاں محمد شہباز شریف پر ڈالی جائے۔ یہ ان کا کام ہے، یہ سینئر منسٹر ہیں ان کو پارٹی کی طرف سے یہ عہدہ دیا گیا ہے اور میں راجہ ریاض صاحب کی کوالٹی کو بھی بخوبی جانتا ہوں اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کو اس coalition کے ساتھ رکھنے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے بھائی سردار دوست محمد خان کھوسہ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کے توسط سے ان کے والد سردار ذوالفقار خان کھوسہ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے پچھلے دو ماہ کے stop gap arrangement کے تحت جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اس کو انہوں نے بڑے احسن طریقے سے نبھایا۔ میں نے دیکھا اور میں نے محسوس بھی کیا اور میں خوش بھی ہوا کہ انہوں نے اپنے آپ کو بہت اچھے طریقے سے conduct کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص مہربانی ہے کہ آج پنجاب کی تاریخ میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کا نام شامل ہو چکا ہے اور آئندہ آنے والے وقتوں میں یہ نام بطور وزیر اعلیٰ ہمیشہ قائم ودائم رہے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس امید کے ساتھ کہ اس ایوان کی عزت اور وقار کو بلند کیا جائے گا اور آج کے تاریخی دن میں جو فیصلے ہوئے ہیں جس طریقے سے میاں محمد شہباز شریف نے اپنی ascertainment حاصل کی ہے یقیناً اس سے اس ایوان کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوگا۔ جب قائد اچھا ہو، چیف ایگزیکٹو اچھا ہو تو پھر ایوان کی عزت اور وقار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس ایوان کی عزت اس کے pillars میں نہیں ہے بلکہ ہمارے عمل اور رویے سے ہے۔ میں یہاں پر ایک اور بات عرض کرتا چلوں کہ اس ایوان کی عزت اور وقار کی سب سے زیادہ ذمہ داری جناب سپیکر آپ پر عائد ہوتی ہے۔ جو آپ کی عزت اور وقار ہوگا وہی اس ایوان کی عزت اور وقار ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں اس ایوان کے decorum کو اس ایوان کی عزت اور احترام کو، اس ایوان کے ممبران کی عزت اور وقار کو سنبھال کر رکھا جائے گا اور حکومت کے تمام تر کارہائے نمایاں میں اس ایوان کو شامل رکھا جائے گا۔ آخر میں آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: علی حیدر نور خان نیازی!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے مسلم لیگ (ن) کے صدر اور نو منتخب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو بلا مقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: معاف کرنا آپ کو interrupt کیا۔ میرا خیال ہے کہ اس طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو آواز نہیں پہنچ رہی کیونکہ اس طرف کسی دوست کی طرف سے آواز نہیں آتی۔

حاجی لیاقت علی: جناب والا! ہماری تو آپ سنتے نہیں ہیں بلکہ ادھر دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ لگتا ہے کہ ہم تو تالیاں بجانے کے لئے بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب والا! میں دعا گو ہوں کہ آپ پنجاب کے عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے بنیادی مسائل کے حل کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے عوام کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ میرے خیال میں آج مبارکباد کی اصل حقدار پاکستان کی سولہ کروڑ عوام ہے۔ جنہوں نے 18۔فروری کے عام انتخابات میں اس آمریت کو شکست دی جس نے 60سالہ پاکستان کی تاریخ کے اوپر گہرے زخم لگائے تھے اور آج وہ آمریت جمہوریت کے قدموں تلے آخری سانسیں لے رہی ہے اور عوام پرامید ہیں کہ بالآخر سوکھے پتوں کے الاؤ سے بہار طلوع ہو گی۔

جناب سپیکر! گزشتہ آٹھ سال میں اس ملک کو جس طرح سے امریکہ کی کالونی بنا دیا گیا، ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں، بھائیوں اور سب مسلمانوں کو جس طرح سے لال مسجد جامعہ حفصہ، وانا، وزیرستان، سوات اور باجوڑ میں جس بے دردی سے قتل کیا گیا اور ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلی گئی اس پر تاریخ ہمیشہ شرمندہ رہے گی۔ گزشتہ آٹھ سالہ تاریکی کے دور میں کبھی جمہوریت کو اٹک قلعے کی کال کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا تو کبھی انصاف کو زنجیریں پہنا کر ججوں کو گرفتار کر کے آمریت کے تابع لانے کی کوشش کی گئی۔ کبھی اسلام آباد کی سڑکوں پر لاٹھیاں، گولیاں اور آنسو گیس غریب عوام کا مقدر بنی تو کبھی لاہور کی مال روڈ کو، غریب لوگوں کے خون سے رنگین کر دیا گیا۔ کبھی 12۔مئی کو کراچی کے اندر فرعونیت اور پرویز گیری کی ایسی مثال قائم کی گئی کہ پچاس بے گناہ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو کبھی انہی واقعات کو دہراتے ہوئے معصوم وکلاء کو زندہ جلا دیا گیا اور اس درندگی سے انہیں زندہ جلایا گیا کہ دیکھنے والے بھی حیران تھے کہ یہ کیسے درندہ صفت لوگ ہیں جو انسانی جانوں کو اس طرح سے پامال کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس آٹھ سالہ تاریکی کے دور کا حقیقتاً خاتمہ ہوا ہے۔ اب آمریت کتنے ہی جتن کر لے، ایوان صدر سے کتنی ہی سازشوں کو پروان چڑھایا جائے مجھے یقین ہے کہ غریب لوگوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلنے والے یہ درندے، غریب لوگوں سے دو وقت کی روٹی چھیننے والے یہ فرعون، ہماری ماؤں بہنوں کے سروں سے دوپٹے چھیننے والے، معصوم بچیوں کے جسموں میں سینکڑوں گولیاں داغنے والے یہ ظالم اپنے انجام کو ضرور پہنچیں گے اور آج تاریخ یہ منظر دیکھ رہی ہے کہ جس طرح میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کو ملک بدر کر

دیا گیا تھا اور ٹی۔وی پر بیٹھ کر ایک جرنیل یہ دھمکیاں دیتا تھا کہ میں دیکھوں گا کہ وہ کیسے آئیں گے تو تاریخ یہ منظر دیکھ رہی ہے کہ آمریت کی سیاہ رات ختم ہو رہی ہے اور اس انداز سے جمہوریت کی صبح طلوع ہو رہی ہے کہ اب کوئی جرنیل، کوئی آنے والا آمر، کوئی ڈکٹیٹر عوام کے ارمانوں کا خون نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو اور اس حکومت کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، عدلیہ کی آزادی اور غریب عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہم آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر: ایوان کا وقت آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پاکستان کی عوام نے جس طرح ہم سب لوگوں کے اوپر اعتماد کا اظہار کیا ہے یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم ان کے زخموں کے اوپر مرہم رکھیں اور وہ کچھ کر گزریں جو آج تک 60 سال میں کوئی نہیں کر سکا۔

میں آخر میں Ex-Chief Minister Punjab سردار دوست محمد خان کھوسہ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کے اوپر جو ذمہ داری ڈالی گئی اسے احسن طریقے سے انجام دیا گیا۔ ان کے لئے ہماری بہت نیک خواہشات ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ اسی طرح سیاسی ترقیاں کریں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ نرگس فیاض ملک صاحبہ!

محترمہ نرگس فیاض ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آج محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جن کی وجہ سے آج اس ملک میں جمہوریت ہے، انصاف کا بول بالا ہے اور سب سے بڑی بات کہ آج ہم سب لوگ صرف اور صرف محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی قربانی کی وجہ سے یہاں پر موجود ہیں۔ میں میاں محمد شہباز شریف کو آج Leader of the House منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جس طرح ان کی پارٹی کے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور ہماری قیادت جناب آصف علی زرداری نے جس جدوجہد، جس محنت اور اعلیٰ ذہانت سے اس coalition partnership کو کامیاب کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ اس ملک کی خدمت کے لئے جناب آصف علی زرداری کی بہت بڑی خدمت ہے کہ جنہوں نے ایک نئے دور کا آغاز کیا اور ملک میں ثابت کر دیا کہ سابقہ دور کی وہ پارٹیاں جنہوں نے نہ صرف ملک کی جمہوریت کے لئے

قربانیاں دی ہیں اکٹھے چل بھی سکتے ہیں اور عوام کی خدمت بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے جس اعلیٰ ظرف کاآج مظاہرہ کیااور جب سے ہم نے اسcoalition governmentکا قیام کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف آئندہ کبھی بھی جناب آصف علی زرداری کی ان خدمات کو فراموش نہیں کریں گے اور اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کا جہاں ذکر کریں گے تو سب سے پہلے آصف علی زرداری کا بھی ذکر انہی الفاظ میں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت کا آج باقاعدہ آغاز ہوا ہے اور اس اچھے آغاز کی ایک نئی صبح سے میںLeader of the Houseسے توقع رکھتی ہوں کہ وہ خواتین کے لئے باقی ملازمتوں کے علاوہ بھی تمام تر شعبوں میں زیادہ سے زیادہ کوٹا بڑھائیں تاکہ پنجاب میں خواتین کی ہر شعبے میں اصل نمائندگی کی جاسکے۔ میں یہ بھی توقع رکھتی ہوں کہ پنجاب حکومت بجٹ پیش کرنے سے پہلے پنجاب کی عوام کو وہ opening balanceضرور بتائے کہ جو سابقہ حکمرانوں نے جس طرح سے اس ملک اور خاص طور پر پنجاب کو لوٹا گیااس کی حقیقت عوام کو معلوم ہونی چاہئے تاکہ کل ہم بھی عوام میں شرمندہ نہ ہوں اور لوگوں کو اصل حقیقت کے بارے میں علم ہو۔ ہم بے شک انتقام نہ لیں لیکن ان کا احتساب بہت ضروری ہے اگر ان کا احتساب نہ کیا گیا تو عوام کبھی معاف نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: حاجی لیاقت صاحب!

حاجی لیاقت علی: جناب سپیکر! وزیراعلیٰ تشریف رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کاmike onہے، آپ بات کرتے جائیں۔

حاجی لیاقت علی: وہ بیٹھے نہیں ہیں تو میں نے کس سے بات کرنی ہے؟ میں نے ان سے ہی تو بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میں کسی کو کیسے بلا سکتا ہوں؟

حاجی لیاقت علی: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا لیکن میں ایسے بات نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ تو یہاں سے چلے گئے لیکن اخبارات کے ذریعے ان تک میرا یہ پیغام ضرور پہنچے گا کہ آج انہوں نے سیاسی

طور پر نہیں، نظریاتی طور پر جو تقریر کی ہے اس میں پیپلز پارٹی کے جذبات اور احساسات کی عکاسی نظر آتی ہے۔ وہ 1974 کا زمانہ جو قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو نے نظریہ پیش کیا اور میں یہ بھی کہوں گی کہ اب اس ملک میں دو قانون نہیں چلیں گے۔ اب سب کے لئے قانون برابر ہو گا۔ وہی قانون غریبوں کے لئے اور وہی قانون امیروں کے لئے ہو گا۔ میں اپنی وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے توقع کرتی ہوں کہ ایک ملک اور دو قوانین کا جو نظریہ ہے وہ بدل کر رہے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر آپ کی وساطت سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کیونکہ وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ دوسرا میں یہاں جناب آصف علی زرداری اور محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی سیاسی بصیرت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ ان کی بدولت یہ اسمبلیاں قائم ہیں اور ان کی بدولت ہمارا ملک جمہوریت کی راہ پر گامزن ہوا اور آخر میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ مخدوم احمد محمود نے ہمارے سینئر منسٹر صاحب سے یہ فرمایا کہ پیپلز پارٹی کے نمائندوں کی ذمہ داری وہ اٹھائیں گے۔ چیف منسٹر تو پورے پنجاب کا ہے تو اس طرح کی بات کر لینا گویا ایسا ہے کہ وہ (ن) لیگ کی تو ذمہ داری اٹھائیں گے اور پیپلز پارٹی کی ذمہ داری نہیں اٹھائیں گے میں اس بات کو مناسب خیال نہیں کرتی۔ میں سمجھتی ہوں کہ چیف منسٹر تو پورے پنجاب کا ہے جس طرح آپ کا تعلق ماضی میں (ن) لیگ سے رہا لیکن آج پورے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اس میں اپوزیشن بھی ہے ہم بھی ہیں۔ اسی طرح میں توقع رکھتی ہوں کہ میاں صاحب نے اپنی تقریر میں جس انصاف کا ذکر کیا اس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پیپلز پارٹی کے نمائندگان اور اس کے ووٹرز کی ذمہ داری وہ ضرور اٹھائیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: خواجہ محمد اسلام!

خواجہ محمد اسلام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں رب قدوس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جس کی رحمت سے عمومی طور پر پورے پاکستان میں اور خصوصی طور پر پنجاب میں جمہوریت اپنی اصل روح کے مطابق آ رہی ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آج سے پنجاب خوشیوں کا گہوارا بن جائے گا۔ میں یہ بات کہنے میں بھی عار نہیں رکھتا کہ اللہ کے فضل سے آنے والے دنوں میں پنجاب کے عوام یہ بغور

دیکھیں گے کہ پنجاب سے جو میرٹ ختم تھا، میرٹ واپس آئے گا۔ بے روزگاری اور مہنگائی کا خاتمہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آج پورا پنجاب یہ بات یقین عہد میں لائے گا کہ پنجاب کو جس محمد بن قاسم کی ضرورت تھی وہ آ چکا ہے اور انشاء اللہ وہ اب بھی ثابت کریں گے کہ جس طرح ان کا ماضی گواہ ہے کہ پنجاب کے لئے ان کی جو خدمات ہیں اور جو انھوں نے پنجاب کے لئے working کی تھی وہ اس بات کی غمازی ہے کہ آنے والے وقت میں پنجاب کی معیشت ٹھیک ہو گی اور پنجاب کے لئے جو کام میاں محمد شہباز شریف نے کئے تھے وہ انھیں دوبارہ عمل میں لائیں گے۔ آج جمہوریت پنجاب میں آئی ہے اور آج پاکستان جمہوریت کی جس پٹڑی پر چڑھا ہے اس وقت اگر میں میاں محمد نواز شریف کا ذکر نہ کروں تو یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے پاکستان میں جمہوریت لانے کے لئے اپنی جان کی جو قربانی دی ہے میں اس پر انھیں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات کہنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتا کہ آج عوام میں وہ سیاسی بصیرت آ چکی ہے، آج عوام آگاہ ہو چکی ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ میرے ملک کے لئے، اس پاکستان کی معیشت کے لئے، پاکستان کی ترقی کے لئے اور پاکستان کو دنیا کی civilized قوموں میں کھڑا کرنے کے لئے وہ کون سا شخص ہے، وہ کون سی جماعت ہے جو اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ میں اس بات پر پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی اتحادی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں پر ذکر ہوا تھا کہ انہوں نے لوٹ کھسوٹ کی ہے تو میرے بھائیو جنہوں نے لوٹ کھسوٹ کی ہے ان کے بد نما چہرے آج پورے پنجاب کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔ انشاء اللہ آنے والا وقت ان کے لئے عبرتناک ہو گا جس کے لئے آج پورے پنجاب کی عوام پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ:

وہ وقت بھی دیکھا ہے تاریخ کی گھڑیوں نے
لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی

میں اسی بات پر اکتفا کرتے ہوئے کہ میاں محمد شہباز شریف

اب جو توں شہر نگاراں میں قدم رکھے گا
کھلتے چلے جائیں گے چہروں کے گلاب
مائیں تیرے نام پہ رکھیں گی اولاد کا نام
باپ تجھ سے بیٹوں کی بیاجیں لیں گے
تجھ پر قدغن ہے کہ اشعار پڑھے گی خلقت
ٹوٹے ہوئے دل تجھ کو سلامی دیں گے

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کو انتہائی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ کا سفر میرے ساتھ ساتھ چلتا رہا ہے مجھے وہ وقت 94-1993 والا یاد آ رہا ہے جب ہم اکٹھے تھے۔ آپ کا ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ آپ پر بہت دباؤ آیا لیکن اللہ کے فضل سے آپ ایک عزم سے کھڑے رہے۔

جناب سپیکر: جناب الیاس چنیوٹی!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ o جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف کو پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جناب پرویز مشرف کو آج یہ جو سیاہ دن دیکھنے پڑے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس نے اسلام کے ساتھ دشمنی کی ہے، ملک اور وطن کے ساتھ دشمنی کی ہے، خاص طور پر انہوں نے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے بے گناہ بچوں اور بچیوں کا جو خون بہایا آج اس کو اس کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

جناب سپیکر! اللہ رب العزت کا فرمان تو یہ ہے کہ کافر کسی مسلمان کا دوست نہیں ہو سکتا لیکن ان روشن خیالوں کے صدر پرویز مشرف نے جو ملک اور ملت کے غدار ہیں، جن کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ اس نے ایک بہت مشہور آدمی جو قادیانی فرقے سے تعلق رکھتا ہے وہ آدمی طارق عزیز ہے جس کو اس نے اپنا مشیر بنا رکھا ہے اور اس کی مدت ملازمت ختم ہونے کے باوجود دو مرتبہ اس کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی جس پر اسے سزا

ملی ہے کہ اس نے پاکستان اور اسلام کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات رکھے ہیں۔ میں ایک بار پھر میاں محمد شہباز شریف کو مبارک پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر (رانا مشہود احمد خان) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جوئیل عامر سہوترا!

جناب جوئیل عامر سہوترا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج کے اس بہت مبارک دن پر آپ کی وساطت سے، اس معزز ایوان کی وساطت سے اقلیتوں کی جانب سے اور خاص طور پر کرسچن کمیونٹی کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف کو دوسری دفعہ پنجاب کا وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کے ایوان نے جو واضح اکثریت کے ساتھ ان پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، میاں محمد شہباز شریف نے جن انقلابی اقدامات کا یہاں پر ذکر کیا، ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ وہ اپنے جرات مندانہ فیصلوں سے اور اپنے کردار سے جس طرح انھوں نے ماضی میں اس صوبے کی خدمت کی ان کے ہر اقدام کی پورا ہاؤس اکثریت کے ساتھ تائید کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں اقلیتوں کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم سب کا یہ یقین ہے کہ پاکستان مسلم لیگ آئینی طور پر اقلیتوں کے حقوق کی پوری طرح محافظ ہے۔ جس طرح ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے اپنے انتخابی منشور میں اقلیتوں کے لئے سینیٹ میں نمائندگی دینے کا وعدہ کیا۔ یہ بات عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح مسلم لیگ دوسرے منصوبوں میں اقلیتوں کا خیال رکھتی ہے میں اس ایوان کی وساطت سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آئینی طور پر بھی پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف اور ہماری جماعت پاکستان مسلم لیگ اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے اپنی تقریر میں سب سے زیادہ تعلیم پر زور دیا ہے۔ اگر وہ یہاں پر موجود ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا لیکن میں آپ کی اور اس ایوان کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جتنے بھی مسیحی تعلیمی ادارے جن کو نیشنلائز کیا گیا تھا میری موجودہ حکومت سے، اپنی حکومت سے اور میاں محمد شہباز شریف سے یہ درخواست ہو گی کہ ان تمام تعلیمی اداروں کو فی الفور واپس کرنے کا حکم جاری کیا جائے کیونکہ جب ہم تعلیمی اداروں کے میرٹ کی بات کرتے ہیں تو وہ تمام مسیحی ادارے جو نیشنلائز کئے گئے ان کا میرٹ نیشنلائزیشن سے پہلے کا دیکھا جائے اور آج کا دیکھا جائے تو میرٹ کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ

ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ اقلیتوں کے حوالے سے جو بھی ان کے انقلابی اقدامات ہیں ان میں سر فہرست ہمارے تعلیمی اداروں کو واپس دینے کا حکم جاری کیا جائے۔ میں آخر میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو بھی آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی وساطت سے خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے مختصر عرصہ میں پنجاب کی بہترین انداز میں خدمت کی ہے۔آپ کا بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے خاتون کو موقع دیتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

MS. RIFAT SULTANA DAR: Asslam-o-alaikum, I present a humble congratulation to honourable Mian Shahbaz Sharif to achieve great success. He is very generous, genius and kind person. I assure, he will issue welfare reforms for reasonable public. Thank you Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم!

میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ پنجاب سے عذاب الٰہی ٹل گیا اور جمہوری حکومت قائم ہو گئی۔ میں سب سے پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جناب آصف علی زرداری کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کی کاوشوں سے پنجاب اور پاکستان میں جمہوریت قائم ہوئی۔ میں اس موقع پر میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ پنجاب کی خدمت کا موقع دیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو ہماری پارٹی کا منشور روٹی، کپڑا، مکان اور بے روزگاری کا خاتمہ ہے، انشاء اللہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح میاں محمد شہباز شریف نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اس کے مطابق پنجاب سے بے روزگاری، مہنگائی اور کرپشن ختم کریں گے۔ سابقہ حکومت کے وہ لوگ جنہوں نے اس پنجاب کو لوٹا کھسوٹا اور جس طرح پہلے کمیشن مافیا اور قبضہ مافیا کا راج تھا ان کا احتساب کیا جائے گا اور ان کے جو غیر قانونی اقدامات تھے عوام کو ان سے انصاف مہیا کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، عمران خالد بٹ!

جناب عمران خالد بٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف کو بلامقابلہ وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں

اور اس کے ساتھ ساتھ خداوند تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرنا چاہتا ہوں جس کی خاص رحمت سے یہ تمام عمل بخیر و خوبی انجام پایا۔ بہت مختصراً میں میاں محمد شہباز شریف کے ایک فیصلے کی تائید کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ انتقام کی سیاست نہیں کریں گے بلکہ خدمت کی سیاست کریں گے۔ یہ ان جذبات کی عکاسی ہے جو آج پنجاب میں اور وفاق میں ایک مخلوط حکومت قائم ہے، دونوں جماعتوں کے لیڈران کرام، جس طرح محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ Democracy is the best revenge. اور میاں محمد نواز شریف نے پاکستان واپس آتے ہی کہا کہ میں انتقام کی سیاست نہیں بلکہ خدمت کی سیاست کروں گا۔ یہ میاں محمد نواز شریف کے ان جذبات اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے ان جذبات کی نشانی ہے۔ خاص طور پر یہ کہ جن لوگوں نے پچھلے آٹھ سالوں میں اس ملک پاکستان کی دولت کو لوٹا، اس ملک کی عوام کو مہنگائی کا تحفہ دیا اس کا بڑا اچھا فیصلہ 8۔فروری کو پاکستان کی عوام نے ان کے خلاف ووٹ دے کر دیا ہے کیونکہ آٹھ سالوں میں ہر اس وقت جب اس ملک کی عوام کے اوپر مہنگائی کے پہاڑ توڑے گئے تو اس ملک کی عوام نے اس لیڈر کو یاد کیا جس نے ایک آٹے کا تھیلا 100 روپے میں ممکن بنایا جب اس ملک میں وہ وقت آیا کہ ایم۔اے پاس نوجوانوں کو چپڑاسی کی نوکری لینے پر مجبور کیا گیا تو اس وقت بھی اس ملک کی عوام نے میاں محمد نواز شریف کی اس پیلی ٹیکسی سکیم کو یاد کیا۔ جب بھی اس ملک کے وقار کو داؤ پر لگایا گیا تو اس ملک کی عوام نے لیڈر میاں محمد نواز شریف کے اس ایٹمی کارناموں کو یاد کیا جس کا ثبوت انہوں نے 18 فروری والے دن اپنے ووٹ میاں صاحب کے حق میں دے کر کیا۔ میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں اب تمام پرانی باتوں کو بھولتے ہوئے پنجاب کی عوام کے لئے خدمت کرنی چاہئے، اس ملک کی عوام کو اب تازہ ہوا کا جھونکا دینا چاہئے اور ہمارے تمام معزز ارکان اسمبلی کو میاں محمد شہباز شریف کی فوج میں ان کا ایک سچا سپاہی ہونے کی حیثیت سے ہر طریقے سے ان کی مدد کرنی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سب کو ٹائم دوں گا لیکن تمام ساتھیوں سے میری صرف اتنی گزارش ہے کہ دو دو منٹ بات کریں۔ جی، جناب محمد حفیظ اختر چودھری!

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو سپیکر کا منصب سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آج الحمدللہ میاں محمد شہباز شریف جو اس ایوان کے بلا مقابلہ قائد منتخب ہوئے ہیں ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تقریباً ساڑھے آٹھ سال کے بعد دوبارہ

اس ایوان کے قائد منتخب ہوئے جن کی قربانی بے نظیر بھٹو شہید کی قربانی، ان ہمارے قائدین کی قربانیوں کی وجہ سے آج پھر ملک جمہوریت کی راہ پر گامزن ہوا۔ یہ ضرور کہوں گا کہ:

تیرا شکوہ بھی بجا میری شکایت بھی درست
رنگ ماحول بدلنے کی ضرورت بھی درست
کون کہتا ہے کہ حالات پہ تنقید نہ کر
حکمرانوں کے غلط دعوؤں کی تردید نہ کر
تجھے اظہار خیالات کا حق حاصل ہے
یہ حق کوئی تاریخ کی خیرات نہیں
ظلم کی خاک پر اس حق کا شجر بویا تھا
سالہا سال میں جو برگ و ثمر لایا ہے

جناب سپیکر! آج میاں صاحب نے اپنی ترجیحات میں زراعت کے متعلق، تعلیم کے متعلق، انصاف کے متعلق جو عرض کیا اور اپنی ترجیحات کے متعلق بتایا، ہمیں امید ہے کہ اگر ہم ان ترجیحات پر عمل کریں گے تو صرف یہ ملک ہی نہیں بلکہ یہ پنجاب اس level تک پہنچ جائے گا کہ ہم زراعت میں import نہیں بلکہ export کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ زراعت کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی کی طرف گامزن رہے گا۔ چونکہ وقت بہت کم ہے لہذا آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا وقت دیا۔ ایک آخری شعر کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا۔ جیسے میاں صاحب نے کہا تھا کہ ٹھگ، چور لٹیرے تو ان کے لئے ایک شعر ہے۔

ٹھگاں ڈاکوآں چور لٹیریاں دی
دہشت دھونس گل بات نئیں رہن دینی
تُرلا ساڑ دینا پھوکی چودھراں دا
اوہدی جھوٹی اوقات نئیں رہن دینی
کوشش جابراں دی دن چڑھن نئیں دینا
ساڈا عزم ایہہ رات نئیں رہن دینی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب محترمہ کی باری ہے۔

محترمہ آصفہ فاروقی: جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں کہ تھوڑا سا ٹائم آپ نے مجھے بھی دیا۔ اس وقت آپ ہی کرسی پر بیٹھے سپیکر بھی ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب بھی ہیں۔ ہم اپنی گزارشات آپ کو اسی طرح سنائیں گے جس طرح ہم میاں محمد شہباز شریف کی موجودگی میں بتانا چاہتے تھے۔ میں آپ کی وساطت سے میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ عوامی وزیر اعلیٰ آئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ عوام کی امنگوں کے مطابق عوامی بجٹ بھی یہاں متعارف کروائیں گے جو غریب آدمی پر کوئی بوجھ بن کر نہیں گرے گا۔ اس کے علاوہ خواتین کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ ملازمتوں کے مواقع فراہم کریں گے۔ آپ کی وساطت سے میں یہ گزارش کر رہی ہوں کہ ہم خواتین کو یہاں accommodation کا جو مسئلہ ہے امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ہمارا یہ مسئلہ بھی حل کریں گے۔ اس کے علاوہ ایک اور گزارش کروں گی کہ اس اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں صرف ایک نیشنل بنک ہے اس کے علاوہ دوسرے بنکوں کی بھی برانچیں کھولی جائیں کیونکہ ایک بنک میں بہت رش ہوتا ہے جس سے ہماری ضروریات پوری نہیں ہوتیں اگر بنک بھی یہاں اپنی برانچیں بنائیں گے، ان میں مقابلہ بازی ہوگی، online banking سکیم چلے گی تو ہم خواتین سمیت میرے دوسرے ممبر بھائیوں کو بھی یہ سہولت میسر آئے گی۔ اس کے علاوہ آپ کی وساطت سے میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو بھی مبارکباد کا مستحق سمجھتی ہوں کہ جتنا عرصہ انہوں نے وزارت اعلیٰ کی ہے، بہت خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیئے ہیں۔ میری یہی گزارشات تھیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: دوستوں کو وقت دینے کے لئے اجلاس کا وقت مزید آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ منڈا صاحب اب آپ بات کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی مہربانی کہ آپ نے میری مؤدبانہ گزارش اور بار بار التجاء پر مجھے وقت عنایت فرمایا۔ جناب! اس خوبصورت اور تاریخی موقع پر جب آمریت کی سیاہ رات ختم ہو چکی ہے اور جمہوریت کی صبح طلوع ہو چکی ہے۔ گزشتہ آٹھ سال کی مسلسل اور کٹھن جمہوری جدوجہد کے نتیجہ میں آج صوبہ پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف دوبارہ قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں۔ میں اس تاریخی موقع پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو اور قائد ایوان فخر پاکستان میاں محمد شہباز شریف کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس موقع پر میں ایک بات point out کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جتنے بھی معزز اراکین نے اس تاریخی اور خوبصورت لمحوں پر جو بھی گزارشات اور تقاریر کیں ان میں ہمارے ان ساتھوں اور دوستوں کا ذکر

کرنا مناسب نہ سمجھا جن کی جدوجہد اور قربانیوں سے ہماری اس جمہوریت کی بحالی کی تحریک میں حقیقی رنگ بھر اگیا، میری مراد اپنے وکلاء بھائیوں، سول سوسائٹی کے ممبران اور صحافی بھائیوں سے ہے جنہوں نے اپنی جان کا نظرانہ پیش کرتے ہوئے جمہوریت کی جدوجہد میں اپنے خون سے رنگ بھرا اور آج جو تاریخی کامیابی حاصل ہوئی ہے اس میں ان کا بھرپور کردار ہے۔ میں اس تاریخی موقع پر اپنی وکلاء برادری ، صحافی بھائیوں، سول سوسائٹی کے دوستوں اور تمام سیاسی ورکروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جن کی جدوجہد اور قربانیوں سے آج پنجاب میں ایک نہایت دیانتدار، جوش وجذبہ رکھنے والا اور جمہوریت پسند صوبہ پنجاب کا وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف منتخب ہوا ہے۔ بڑی مہربانی شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عارفہ صاحبہ!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میاں محمد شہباز شریف کو ایوان میں بطور وزیراعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد مجھے مبارکباد دینے کا موقع دیا۔ میں میاں محمد شہباز شریف اور تمام اراکین صوبائی اسمبلی جن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ نواز اور پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ صوبہ کے عوام نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا اور انہوں نے میاں محمد شہباز شریف پر اعتماد کا اظہار کیا۔ میں اس کے علاوہ میاں محمد شہباز شریف کو تمام خواتین کارکنوں جن کا تعلق حلیف جماعتوں سے ہے ان کی طرف سے بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ہمارے لئے آج کا دن بے انتہا خوشی کا دن ہے کہ ہمارے وزیراعلیٰ پر دوسری مرتبہ اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف آٹھ سال بعد وطن واپس آئے اور اللہ تعالی کی مہربانی سے دوبارہ اس منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اب ہم اپنی قیادت کی راہنمائی میں قوم کی مرضی کے مطابق اور عوام کی بھلائی کی خاطر خدمت کے اصولوں کو پیش نظر رکھ کر ایمانداری سے ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیراعلیٰ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین کے مسائل کا یہاں بہت ذکر ہوتا رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ خواتین کے لیئے ایسے ٹریننگ سنٹر بننے چاہیئں جن میں خصوصی طور پر Mother Care Centres ہونے چاہیئں کیونکہ اچھی مائیں ہوں گی تو یقینا ہماری اگلی نسل اچھی ہو گی۔ اس وقت ماؤں کے لئے ٹریننگ سنٹرز موجود

نہیں ہیں،ہیلتھ سنٹرز ہیں،ایجوکیشن سنٹرز ہیں جبکہ ماؤں کے ٹریننگ سنٹرز موجود نہیں ہیں،اس کے لئے اقدامات کیے جائیں۔خاص طور پر ہمارے دیہی علاقوں میں ان کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔آخر میں ایک بار پھر میں وزیر اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتی ہوں۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب اعجاز احمد خان!

جناب اعجاز احمد خان:جناب سپیکر!پنجاب کی تاریخ میں آج خصوصی طور پر اور پاکستان میں عمومی طور پر ایک تاریخ ساز دن ہے جب عوام پاکستان کی طرف سے لافانی محبت کا اظہار 18۔فروری 2008کو ہوا اور ملک کی جمہوری قوتوں کو واضح mandate دے کر اور پنجاب میں پاکستان مسلم لیگ(ن) کو single largest party بنا کر بھیجا اور آج میاں محمد شہباز شریف تاریخ ساز ووٹ لے کر پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں۔1997میں بھی یہ mandate عوام پاکستان نے میاں محمد شہباز شریف کو صوبہ پنجاب کے لئے دیا تھا۔اس وقت میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کے وزیر اعظم کے طور پر mandate دیا تھا۔انہوں نے پاکستان کے اندر اور میاں محمد شہباز شریف نے صوبہ پنجاب میں انقلابی پالیسیوں کو متعارف کرایا۔ملک میں میرٹ پالیسی کو متعارف کرایا،صوبہ پنجاب میں آج جبکہ میاں محمد شہباز شریف کا الیکشن ہوا ہے تو صوبہ پنجاب کی بات کروں گا کہ پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف کی باصلاحیت قیادت نے اس صوبہ میں واضح طور پر عوام کی خدمت کے لئے صحت پالیسی بنائی،good governance اور صوبہ کے عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہترین قیادت کو بروئے کار لاتے ہوئے،ایک تاریخ ساز خدمت کی لیکن 12۔اکتوبر 1999کا سیاہ دور جب ایک آمر نے اور یک over ambitious جرنیل نے سب خدمت کے سلسلے کو تہہ و بالا کرتے ہوئے ہمیں آمریت کی سیاہ رات میں جھونک دیا اور آٹھ سال سے زیادہ عرصہ تک اس صوبہ کے عوام مشکلات کا شکار رہے۔آمریت نے اس صوبہ کی ترقی کو derail کیا۔اس صوبے کے اندر آج بدترین بحران بجلی اور پانی کا ہے، میرٹ پالیسی کا کہیں نام ونشان نہیں،آمریت کی چھتری کے نیچے پلنے والے کرپٹ سیاستدانوں کے نرغے میں صوبہ پنجاب رہا جس کے نتیجہ میں یہاں پر ایک سیاہ رات ڈھلتی نظر نہ آئی۔پھر عوام نے فیصلہ کیا اور جب عوام کو فیصلے کا موقع دیا گیا اور دوبارہ سے اس صوبے کے اندر،صوبے کی عوام دوست قیادت برسر اقتدار آئی اور آج پھر آٹھ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد اس صوبے میں میاں

محمد شہباز شریف قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی سابقہ روایات اور ولولہ انگیز قیادت کو جاری رکھتے ہوئے خدمت کا تسلسل جاری رکھیں گے اور صوبے کے عوام کی انشاء اللہ محرومیاں ختم ہوں گی اور صوبہ دوبارہ سے ترقی کے راستے پر گامزن ہوگا۔

جناب سپیکر! پچھلے دو ماہ کے دوران سردار دوست محمد خان کھوسہ نے قائد ایوان کے طور پر جس honesty اور dedication کے ساتھ کام کیا ہے وہ بھی خراج تحسین کے مستحق ہیں اور آپ آج دوسری مرتبہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ جب پہلی دفعہ تشریف لائے تو مجھے موقع نہیں ملا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دیر آید درست آید کے فارمولے کے تحت آپ کو بھی مبارکباد پیش کروں کیونکہ آپ نے پچھلے دور کے اندر جب پنجاب میں ظلم کی سیاہ رات ہم پر حائل تھی تو آپ نے اس ایوان کے اندر جمہوریت کی بات کی، عوام کے حقوق کی بات کی، ملک کے اندر سے آمریت کے خاتمہ کی بات کی۔ آپ خراج تحسین کے مستحق ہیں اور میں قیادت کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے آپ کا ڈپٹی سپیکر کے طور پر انتخاب کر کے اس ایوان کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ احسان عظیم کیا ہے۔ ہم آپ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑا ایوان ہے اور صوبے بھر کے نمائندگان یہاں پر اپنے عوام کے مسائل زیر بحث لاتے ہیں تو یہاں پر ایک sufficient time ممبران کو دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنا مافی الضمیر بھی بیان کریں۔ عوام کے مسائل بھی بیان کریں اور ہم سب مل کر صوبے کی بہتری کے لئے کام کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر میاں محمد شہباز شریف کو وزیراعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید کرتی ہوں کہ جس طرح ہمارے ملک سے مہنگائی، بے روزگاری اور دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا اسی طرح ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے ہیرو اور گمشدہ افراد کی بازیابی کے لئے پوری کوششیں کی جائیں گی۔ صحت، تعلیم اور خواتین سے متعلق دیگر محکموں کو برابر ترقی دی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی امید ہے کہ حکومتی اداروں میں ایسے احکامات جاری کئے جائیں گے کہ وہاں پر لوگوں کے کام برابر ہو سکیں اور انصاف کے حصول اور اپنے کاموں کے لئے لوگوں کو لاہور اور مرکز تک نہ جانا پڑے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کو ان کی ہمت پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور انہیں یقین دلاتی ہوں کہ اس قافلے میں ہم قدم بقدم ان کے ساتھ ہیں اور ایک

درخواست جناب ڈپٹی سپیکر صاحب سے بھی ہے کہ ہم خواتین ایم۔پی۔ایز جو بہت دور دراز سے آئی ہیں، ہمارے لئے ابھی تک رہائش کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ مہربانی کر کے ہمیں رہائش مہیا کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اپنی اور اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) پنجاب کی جانب سے آپ کے توسط سے قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور سردار دوست محمد کھوسہ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے گزشتہ دو ماہ بڑی بردباری، ملنساری کے ساتھ اس صوبے کا نظم و نسق سنبھالا اور اچھے طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ میں ان جمہوری قوتوں کو بھی خراج عقیدت اور سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دیں، صعوبتیں برداشت کیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے نئے منتخب ہونے والے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جس انداز میں اور جس طریقے سے انہوں نے اپنا vision پیش کیا ہے تو مجھے امید ہے کہ اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے وہ بھرپور کوشش کریں گے اور انشاءاللہ میں اور میری جماعت کا ان کے ساتھ بھرپور ساتھ ہوگا۔

جناب سپیکر! بجٹ 09-2008 آنے والا ہے تو میں آپ کے توسط سے انہیں یہ پیغام بھی دینا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کی محرومی کا احساس اس انداز کے ساتھ کیا جائے کہ جس طرح مخدوم احمد محمود نے فرمایا کہ رحیم یار خان بھی 36 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے اور گوجرانوالہ بھی 36 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے۔ وہاں لڑکیوں کے پڑھنے کے لئے چار گرلز ڈگری کالج ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں 12/14 ڈگری کالج ہیں۔ جب تک اس لحاظ سے اس صورتحال کو دیکھ کر بجٹ نہیں بنایا جائے گا تو لوگوں میں اور خاص طور پر جنوبی پنجاب سرائیکی بیلٹ میں یہ احساس محرومی پایا جائے گا۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ ایسا بجٹ آئے جس میں تمام اضلاع کو ان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ان میں ڈویلپمنٹ، صحت، تعلیم اور تمام شعبوں میں ترقی ہو۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں ایک بار پھر میاں محمد شہباز شریف کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو بھی میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ دوسری بار اس چیئر پر بیٹھے

ہیں اور جس انداز میں اور جس بردباری اور ماحول میں ممبران کو deal کیا ہے اور کر رہے ہیں، آپ بھی بلاشبہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز ہمارا تعاون ہر حال میں وزیراعلیٰ پنجاب، سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو حاصل ہو گا اور جس حد تک ممکن ہو گا ہم اس پنجاب کی خدمت کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو بطور وزیراعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے آپ بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی جو شخصیت منتخب ہوئی ہے، آپ کو یاد ہو گا کہ ساڑھے آٹھ سال پہلے اس وقت کے ایک آمر نے پاکستان کے قائد اور میاں محمد شہباز شریف کو یہ کہہ کر ہٹایا تھا کہ یہ لوگوں کے اندر ایک غیر مقبول حکومت ہے۔ یہ لوگوں کے ناپسندیدہ ہیں لیکن آج ساڑھے آٹھ سال کے بعد میاں محمد شہباز شریف نے بطور وزیراعلیٰ حلف اٹھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ وقت کا آمر غلط تھا بلکہ آج ان کا حلف اٹھانا آمریت کے منہ پر طمانچہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج اللہ کے فضل و کرم سے یہ ایوان جس پر ساڑھے آٹھ سال آمریت کے گماشتوں کا قبضہ تھا، یہ آج آزاد ہو چکا ہے اور آج جس طرح میاں محمد شہباز شریف نے اپنے احساسات کا، اپنے خیالات اور اپنی سوچ کا اظہار کیا ہے تو میں یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اور میری پارٹی اور میرے تمام ساتھی انشاء اللہ میاں محمد شہباز شریف کا پورا ساتھ دیں گے اور ہم ان کی سوچ کو انشاء اللہ عملی جامہ پہنائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میرے قائد نے جس قرارداد اور جس سوچ کا چیف آف آرمی سٹاف سے مطالبہ کیا ہے میں اس کو سیکنڈ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ان آٹھ سالوں کے اندر جن سرکاری اہلکاروں نے خاکی وردی پہن کر جمہوریت کے لئے کوشش کرنے والے کارکنان کے خلاف جتنے سخت اقدام اٹھائے ہیں، جنہوں نے سٹیٹ کی نوکری نہیں کی بلکہ پاکستان کے اندر قبضہ گروپوں کی نوکری کی ہے، جنہوں نے اپنی جیب کی نوکری کی ہے، جنہوں نے آٹھ سالوں کے دوران سٹیٹ کی نوکری کی بجائے کاروبار کیا ہے ان کا احتساب ضرور ہونا چاہئے اور ان کو عبرت کا نشان بنانا چاہئے تاکہ آئندہ پاکستان کے اندر کوئی بھی جمہوری اداروں کو پامال کرنے کی کوشش نہ کرے۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس تجویز کو بھی سیکنڈ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان تعلیم کے میدان میں باقی تمام اقوام سے بہت پیچھے رہ چکا ہے اس لئے 2008 اور 2009 کو ہنگامی بنیادوں پر پاکستان کے اندر بلکہ پنجاب کے اندر تعلیم کو بہتر کرنے کا سال منانا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی پارٹی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے یہاں پر یہ بھی عہد کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ جہاں جہاں ان اداروں کے اندر کرپشن کے معاملات میں اور دوسرے معاملات میں مشکلات آئیں گی، ہم ذاتی طور پر تمام دوست اور ساتھی مل کر ان کا ساتھ دیں گے اور انشاء اللہ دن رات ان کے ساتھ ان کی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان کے ساتھ چلیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف منظور موہل!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع بہاولنگر سے ہے۔ آج کے اس تاریخی دن پر میں ایوان کے ہر ممبر صوبائی اسمبلی کو اور ایوان کے ہر ملازم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج جمہوریت کا سورج طلوع ہونے میں ہم سب کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتا ہوں اور میرا ضلع بہاولنگر اور اس کا ہر ووٹر ان کی بے مثال قیادت پر ہمیشہ کی طرح ان پر اعتماد کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ کرسی صدارت پر آپ کی موجودگی سے میں اس وقت فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی توجہ اپنے علاقے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ضلع بہاولنگر میں میرا حلقہ 280 دو تحصیلوں پر مشتمل ہے اس میں ایک حلقہ اوتاڑ کا ہے اور ایک ہٹھاڑ کا ہے۔ جس طرح کہ آج پانی کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو میں اسی مقصد پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں اس وقت پانی کی اشد کمی ہے جس کی وجہ سے ہماری اس مرتبہ گندم کی فصل بھی کمزور ہوئی اور آپ یقین کریں کہ ابھی تک ہم صرف 35 فیصد کپاس کاشت کر سکے ہیں۔ اس سے آگے ہمیں اپنا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اس وقت ہمارے لئے برسر اقتدار بھی ہیں، پاور میں بھی بیٹھے ہیں اور آپ وہاں تک جا سکتے ہیں جہاں تک شاید ہماری آواز نہ پہنچ سکے۔ آپ وہاں جائیں اور ہماری اس آواز کو اٹھائیں۔ یہ عوام کی آواز ہے اور کسان کے روزگار کا مسئلہ ہے لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ نہر صادقیہ میں جو ہمارا حصہ ہے وہ ہمیں ہمارے حق کے مطابق ملنا چاہئے۔

جناب والا! جو سلسلہ 18۔ فروری سے شروع ہوا تھا آج حکومت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو چکی ہے میاں صاحبان کو اللہ تعالیٰ نے اقتدار سونپ دیا ہے۔ میں میاں محمد شہباز شریف کی

ان wordings کو سلام پیش کرتا ہوں جو انہوں نے کہا ہے کہ میں وزیراعلیٰ نہیں خادم اعلیٰ ہوں۔ اسی حوالے سے میں یہ گزارش کروں گا کہ آج کے بعد ہمیں اس ایوان کا تقدس بحال رکھنا پڑے گا اور اس ایوان کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ہمیں rules and regulations کے مطابق یہاں بات کرنی چاہئے اور جو یہاں پر شور و غوغا اور مقابلے میں نعرے بازیاں ہوتی رہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کا نقصان ہے کیونکہ جب ہم لوگ اپنے علاقوں سے دور دراز سے سفر کرکے یہاں پر آتے ہیں تو ہمیں عوام بڑی امیدوں کے ساتھ اس floor پر بھیجتے ہیں اور یہاں آکر اگر ہم نے نعرے بازی کی اور حکومت سازی نہ کر سکے، قوانین نہ بنا سکے، اپنے غریب بھوکے ووٹر کا پیٹ نہ پال سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ کا الیکشن ہمارے لئے بہت مشکل ہو جائے گا اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آئندہ کے اجلاس میں rules and regulation چونکہ یہ آپ پر عائد ہے کہ آپ نے اس پر implement کروانا ہے۔ للہذا میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آئندہ کے اجلاس میں ہمیں rules and regulation کے مطابق اس ایوان کو چلانا ہوگا۔

جناب سپیکر! دوسری بات آپ چونکہ young ہیں ہم بھی young ہیں اور جیسا کہ میاں محمد شہباز شریف نے فرمایا تھا کہ تجربہ اور نوجوان خون مل کر چلے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجربہ ہمیں ہمارے سامنے بھی نظر آرہا ہے کہ ہمارے سپیکر صاحب بزرگ ہیں تجربہ کار ہیں اور ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب نوجوان ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس اسمبلی میں ہم اسی طرح چلیں گے۔ میں تہہ دل سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور ویسے بھی

> I really respect your chair because my father Mian Manzoor Ahmed Mohal has served on this chair for the time and I salute to the services of my father on this floor. Thank you, sir.

خدا حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ! یہاں اس اسمبلی میں موہل صاحب کا بڑا role رہا ہے اور پوری اسمبلی ان کے role کو appreciate کرتی ہے۔ ملک عادل حسین اترا!

ملک عادل حسین اترا: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج کا دن انہوں نے سچے حقدار کو حق دیا ہے اس کے علاوہ میں آپ کے توسط سے میاں محمد شہباز شریف اور اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ اس کامیابی میں میرے ضلع بھکر کا بھی حصہ ہے۔ ایک گزارش اور ہے De-facto sugar mill ہمارے ضلع میں قائم ہے جو ابھی تک گنے کی ادائیگی نہیں کر رہی ہے اس نے تقریباً پچپن کروڑ روپیہ دینا ہے۔ غریب کاشتکاروں کے پاس کھانے کو ہے، نہ آگے فصلیں پالنے کے لئے ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ پنجاب حکومت اپنی توجہ اس طرف دلائے کہ وہ کاشتکاروں کو ادائیگیاں کرائے۔ اس کے علاوہ میں سردار دوست محمد خان کھوسہ کو دو ماہ انتھک محنت کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ جناب نے یہ کرسی صدارت سنبھال لی ہے، آپ ہمارے بھائی ہیں جس طرح آپ عدالتوں میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں اس ایوان میں بھی آپ ہماری رہنمائی کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب عامر سعید انصاری!

جناب عامر سعید انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں میاں محمد نواز شریف اور ہمارے نو منتخب وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو وزیر اعلیٰ شپ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس آمر حکمران جو ہمارے اوپر قابض ہو کر بیٹھا ہے اس کے لئے یہ کہوں گا کہ:

کر کے ظلم عروج تے ہون والے
اک گل دا ذرا دھیان رکھیں
جا کہ اتلی ہوا وچ پاٹ جاندیاں
جیناں گڈیاں نوں کھلی ڈور لبھے

اب میں میاں محمد شہباز شریف کے اس اقدام کو خیر مقدم پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا کہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب نہیں بلکہ اس پنجاب کا خادم اعلیٰ ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس خدمت میں ہم بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور میاں صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ چل کر ان کا ساتھ دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج میاں محمد شہباز شریف نے وزیر اعلیٰ کے طور پر جو خطاب کیا ہے تو وہ پورے پنجاب کے عوام کے جذبات کی نمائندگی کی ہے اور انشاء اللہ تعالی پچھلے

آ ٹھ سال تک جو یہاں پنجاب کی حق تلفی ہوتی رہی ہے اگلا دور ایک سنہری دور ہو گا اور صحیح معنوں میں پنجاب کی ترقی ہو گی۔آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو چکی ہے لہٰذا اب اجلاس برخاست کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(34)/2008/1153. Dated 7th June 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Sunday 8th June, 2008 at 10:00 a.m. in the Punjab Assembly Chambers, Lahore for ascertainment of the member of the Provincial Assembly as Chief Minister who commands the confidence of the majority of the members of the Provincial Assembly. The session shall be prorogued immediately thereafter."

Dated Lahore,
The 7th June, 2008

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB